یہ کتاب محکمۂ تعلیم بلوچستان کی جانب سے
مفت تقسیم کی گئی ہے اور ناقابلِ فروخت ہے!

معاشرتی علوم

ضلع

کچھی

برائے جماعت سوم

پبلشرز: بلوچ پیپر اینڈ سٹیشنری مارٹ مسجد روڈ کوئٹہ

برائے: بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

3 / 64

یہ کتاب محکمہ تعلیم بلوچستان کی جانب سے مفت
تقسیم کی گئی ہے اور ناقابل فروخت ہے!

معاشرتی علوم

ضلع کچھی

برائے جماعت سوم

پبلشرز

بلوچ پیپر اینڈ سٹیشنری مارٹ
مسجد روڈ
کوئٹہ

برائے

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

4 / 64

جملہ حقوق بحق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ محفوظ ہیں

تیار کردہ:- بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ
منظور شدہ:- محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان بطور واحد نصابی کتاب
برائے مدارس ضلع کچھی
بمطابق نوٹیفکیشن نمبر:- 8068-70-E-III/12/72-14 مورخہ 29.9.75
قومی کمیٹی برائے جائزہ کتب نصاب کی تصحیح شدہ

مصنفین

مرزا محمد افضل بیگ
قاضی محمد صدیق
عبدالقادر سدھایا

مدیران

۱- ایم۔انور رومان
۲ حافظ غلام الہدیٰ
۳ محمد حسین درّانی
۴- سرور ایوبی

طابع:- محمد جاوید حمید مطبع:- جاوید ریاض پرنٹرز
ریس مینیجر جوبلی پرنٹنگ پریس لاہور

پبلشرز:- بلوچ پیپر اینڈ سٹیشنری مارٹ۔ مسجد روڈ کوئٹہ
برائے:- بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

5764

فہرست

نمبر شمار	اسباق	صفحہ
1	ہمارا وطن	5
2	ہمارا ضلع	7
3	ضلع کچھی کی تاریخ	10
4	آب و ہوا	12
5	لوگ	14
6	مردم شماری	16
7	پیشے	17
8	ذرائع آبپاشی	19
9	جنگلات	22
10	ہماری فصلیں	23
11	معدنیات	26
12	پالتو جانور	27
13	دستکاریاں	29
14	سفر کے ذریعے	30
15	خبر کے ذریعے	31

نمبر شمار	اسباق	صفحہ
16	ضلع کا انتظام	35
17	رفاہی ادارے	40
18	ضلع کچہری کے میلے	42
19	ٹریفک کے اصول	43
20	حضرت آدم علیہ السلام	47
21	حضرت ابراہیم علیہ السلام	49
22	حضرت موسیٰ علیہ السلام	52
23	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	54
24	نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	56

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

ہمارا وطن

ہمارے پیارے وطن کو پاکستان کہتے ہیں۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر اسے حاصل کرنے کی کوشش کی اور یہ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو بنا۔ ہم سب اپنے وطن سے بہت پیار کرتے ہیں۔

یہ ہمارا قومی جھنڈا ہے اس میں دو رنگ ہیں۔ سبز اور سفید۔ جھنڈے کے سبز حصے پر چاند ستارہ بنا ہوا ہے۔ سبز حصّہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہاں مسلمانوں کی زیادہ آبادی ہے۔ سفید حصّے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں دوسرے مذہبوں کے لوگ بھی رہتے ہیں۔

سکول میں ہر روز صبح یہ جھنڈا لہرایا جاتا ہے۔ سب بچے مل کر اس جھنڈے کو سلامی دیتے ہیں۔ قومی تہواروں پر بھی اسے لہرایا جاتا ہے۔ لیکن شام سے پہلے اسے اتار لیا جاتا ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اپنے جھنڈے کی عزت اور حفاظت کریں۔

نقشہ
پاکستان اور اُس کے صُوبے

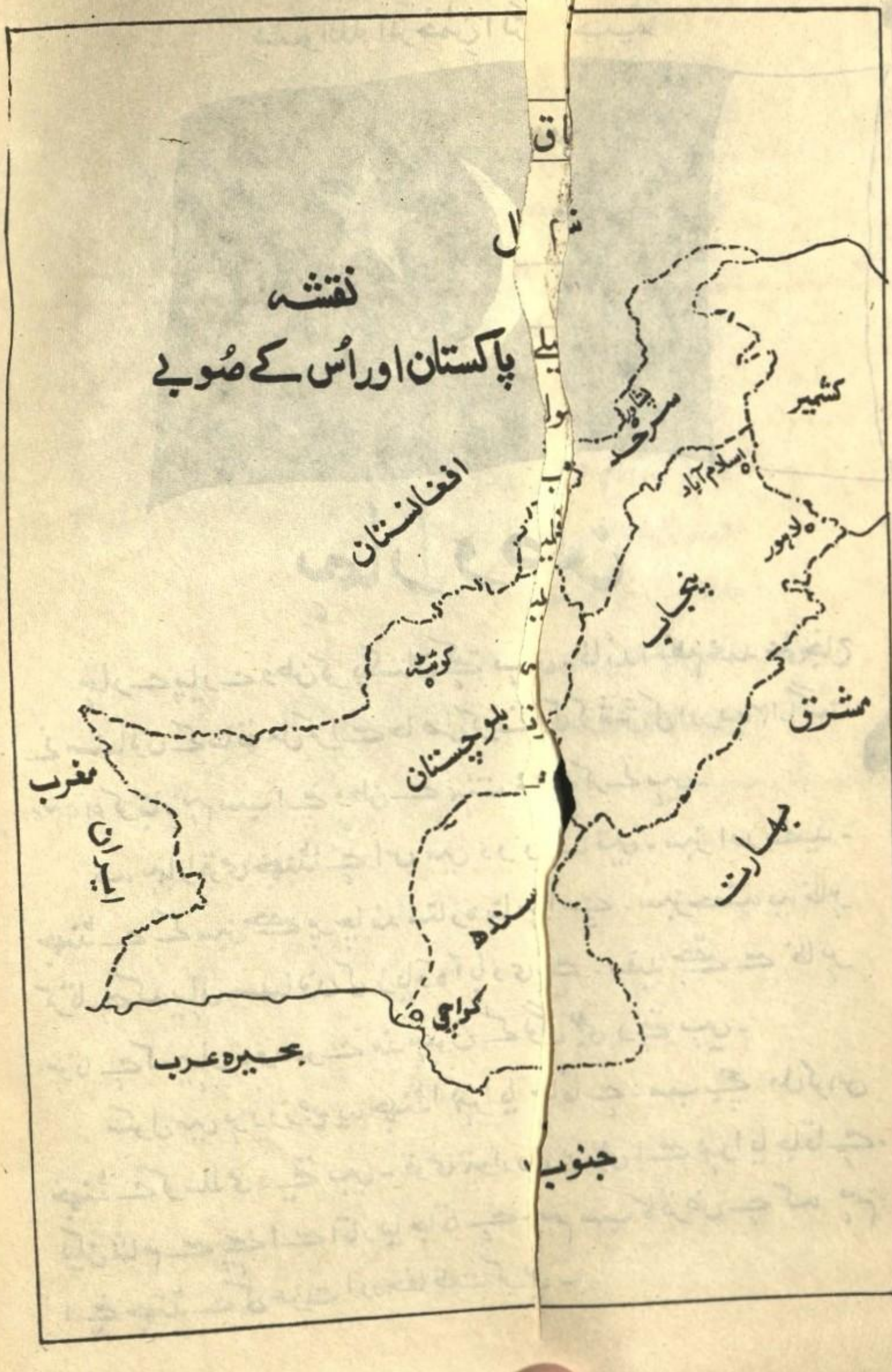

ہمارا ضلع

پاکستان ہمارا پیارا وطن ہے۔ بلوچستان ہمارا صوبہ ہے۔ یہ صوبہ رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ اس صوبے میں سولہ ضلعے ہیں۔ صوبہ بلوچستان کے نقشے کو غور سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ضلع کچھی صوبہ بلوچستان کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ اس ضلع کی مشرقی سرحد ضلع مری بگٹی اور ضلع سبّی سے ملتی ہے۔ جنوب میں ضلع نصیر آباد اور صوبہ سندھ کا ضلع لاڑکانہ واقع ہیں۔ مغرب میں ضلع قلات اور ضلع خضدار ہیں اور شمال میں ضلع قلات کا علاقہ دشت ہے۔

ضلع کچھی کے تمام دریا اور ندی نالے شمال سے جنوب کی طرف بہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ضلع کی ڈھلان شمال سے جنوب کی طرف ہے۔ ضلع کا شمالی حصّہ جسے ہم بولان کہتے ہیں، پہاڑی ہے اور باقی تمام حصّہ میدانی ہے۔ ضلع کچھی کا یہ میدان "پٹ" کہلاتا ہے۔

ہمارے ضلع کے شمال میں کوہ مُرّدار کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں۔ شمال مغرب میں کوہ بروہی وسطی، مغرب میں کوہ کیرتھر اور مشرق میں کوہ سلیمان کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں، جنھیں مقامی لوگ مری بگٹی کے پہاڑ بھی کہتے ہیں۔ جنوب میں کوئی پہاڑ یا ٹیلہ نہیں ملتا اور ضلع کا تمام جنوبی علاقہ میدانی ہے۔

جب ہمارے ضلع کے پہاڑوں پر بارش ہوتی ہے تو میدانی علاقوں کے دریاؤں اور ندی نالوں میں پانی آجاتا ہے اور بعض دفعہ اتنا پانی آتا ہے کہ سیلاب تک آجاتا ہے۔ سیلاب کی روک تھام کے لیے دریاؤں پر جگہ جگہ مٹی

نقشہ ضلع کچھی

شمال

سبی

ڈھاڈر
صدر مقام

سب تحصیل سنی

تحصیل بھاگ

سب تحصیل لہڑی

سب تحصیل

کچھی

مغرب

تحصیل گنداوہ

مشرق

جعفر آباد

خضدار

نصیر آباد

جنوب

۲۹°

۲۸°

۶۸°

۶۷°

علامات

پکی سڑک	
ریلوے لائن	
دریا اور ندی نالے	
ضلعی سرحد	
ضلع کا صدر مقام	■
تحصیل	●
سب تحصیل	•

کے بند بنائے گئے ہیں۔ جن سے آبپاشی کی جاتی ہے۔

ہمارے ضلع کے دریا، دریائے ناڑی، دریائے بولان، دریائے مولا، دریائے لہڑی، دریائے چھتر اور دریائے مشکاف ہیں۔

10

ضلع کچھی کی تاریخ

پیارے بچو! ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ ہمارے ضلع کا نام کچھی کیوں ہے؟ ایسی زمین کو جس میں پانی بہہ کر کسی رکاوٹ کے آکر اسے سیراب کرے ہم "کچھ" کہتے ہیں۔ شروع میں اس میدان کو بھی "کچھ" کہا جاتا تھا، جو بعد میں بگڑ کر کچھی ہو گیا۔

ہمارے ضلع کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ دنیا کا مشہور درّہ بولان اسی ضلع میں واقع ہے۔

حال ہی میں "پیرک" اور گنداوا کے قریب واقع کھنڈرات کی کھدائی سے پرانے زمانے کی بہت سی چیزیں، آلات کاشتکاری، مجسمے، برتن، زیورات اور کتبے ملے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں کے لوگ بدھ مذہب کو مانتے تھے اور یونانیوں نے بھی اس علاقہ پر حکومت کی ہے۔

جب محمد بن قاسم نے سندھ اور ملتان کا علاقہ فتح کیا اور ان علاقوں میں اسلام پھیلا تو اس علاقے میں بھی اسلام کی روشنی پھیل گئی اور لوگوں نے اسلام قبول کیا۔

جغرافیائی تبدیلیوں کی وجہ سے بلوچ قبائل مکران سے نکل کر اس علاقے کے میدانی حصوں میں پھیل گئے کیونکہ یہ علاقہ بہترین چراگاہ تھا۔ میر چاکر خان رند بلوچوں کا مشہور سردار تھا۔ سبّی میں چاکر خان رند کا بنایا ہوا قلعہ آج بھی اس کی عظمت کی یاد دلاتا ہے۔ میر چاکر خان رند سے یہاں بلوچوں کی نسل پھیلی۔ کچھی کے شہر شوران کو میر چاکر خان رند کے مرکزی

13 / 64

شہر کا درجہ حاصل تھا اور آج تک شوران، رند سردار کا صدر مقام ہے۔

جب مغلوں نے ہندوستان میں اپنی حکومت قائم کی اور سندھ اور پنجاب کے علاقے مغلیہ سلطنت میں شامل ہوئے تو اس علاقے کے لوگ مغلوں کو خراج ادا کرنے لگے۔

مشہور مغل بادشاہ شاہجہاں کے بیٹے دارا شکوہ نے اپنے بھائی اورنگ زیب سے شکست کھانے کے بعد اسی علاقے کے ایک سردار ملک جیون خان کے پاس آکر پناہ لی تھی اور ڈھاڈر کے قریب "پیر دو پاسی" کے مقام پر آج بھی اس مسجد کے کھنڈرات موجود ہیں جو دارا شکوہ نے تعمیر کروائی تھی۔

مُغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد یہ علاقہ بھی دوسرے علاقوں کی طرح خود مختار ہوگیا۔ بعد میں سندھ کے کلہوڑہ خان نے اس علاقے پر حکومت کی۔

بچو! ہمارا ضلع صوبہ بلوچستان کا ایک حصہ ہے۔ پاکستان بننے کے وقت بلوچستان کے تمام ضلعوں کی طرح یہ ضلع بھی پاکستان کا ایک حصہ بن گیا۔ اس میں مشہور قبائل جاموٹ، رئیسانی، شہوانی، بنگلزئی، کرد، ساتکزئی، لہڑی، مینگل، بلیدی، ڈومکی، جمالی، رند، جتوئی، عمرانی اور مگسی آباد ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد اس ضلع نے بہت ترقی کی ہے۔ اسکول، کالج اور ہسپتال کھولے گئے ہیں۔ سڑکیں بنائی گئی ہیں۔ ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں۔ غرض اب اس علاقہ نے بہت زیادہ ترقی کرلی ہے۔

آب و ہوا

موسم گرما:۔ ضلع کچھی میں مئی اور جون کے مہینے بہت گرم ہوتے ہیں میدانی علاقوں میں سخت گرمی پڑتی ہے اور لُو چلتی ہے۔ گرمی کی وجہ سے جسم پر پھنسیاں اور گرمی دانے "پنت" نکل آتے ہیں۔ دُور دُور تک کوئی جاندار نظر نہیں آتا۔ کسان اور گڈریے اپنے اپنے جانور درختوں کے نیچے لے جاتے ہیں۔ پیاس بجھانے کے لیے بار بار پانی پیتے ہیں۔ پرندے بیچارے بھی دھوپ سے بچنے کے لیے کسی آڑ میں چھُپ جاتے ہیں یا اکثر سرد مقامات کی طرف چلے جاتے ہیں۔ بارش نہیں ہوتی۔ گھاس خشک ہو جاتی ہے۔ مویشیوں کے لیے چارہ نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے بکریاں، گائیں اور بھینسیں دودھ بہت کم دیتی ہیں۔ بہت سے لوگ اس موسم میں گرمی سے بچنے کے لیے کوئٹہ اور مستونگ بلکہ کے پہاڑی مقامات پر چلے جاتے ہیں۔

ضلع کے پہاڑی علاقے ولان میں اس موسم میں کم گرمی پڑتی ہے۔ مچھ اور کولپور کے دن اور راتیں اس موسم میں بہت خوشگوار ہوتے ہیں۔

موسم برسات:۔ ضلع کچھی میں بہت کم بارش ہوتی ہے۔ سارے سال میں مشکل سے سات آٹھ سینٹی میٹر بارش ہوتی ہے۔ لیکن اگر بارش ہو جائے تو لوگ خوشی سے پھُولے نہیں سماتے۔ بارش نہ ہونے کی وجہ سے ستمبر اور اکتوبر میں بھی گرمی پڑتی ہے۔

موسم سرما:۔ نومبر سے سردیوں کا موسم شروع ہو جاتا ہے۔ درختوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ دن چھوٹے اور راتیں بڑی ہونا شروع ہو جاتی ہیں

ن کو چیکلی دھوپ میں بیٹھنے کا لطف آتا ہے۔ کبھی کبی شمال مغرب سے قندھاری
ہوائیں چلتی ہیں۔ جنہیں "کنبی" کہتے ہیں۔ ان ہواؤں سے موسم اور سرد ہوجاتا ہے۔
ہیں بولان کا پہاڑی علاقہ، سردیوں کے موسم میں بہت سرد ہوتا ہے۔ کوئٹہ میں
جسم سردیوں کے موسم میں خوب برفباری ہوتی ہے اور بولان کے پہاڑی علاقے کے لوگ
ا سردیوں کا موسم گزارنے کے لیے میدانی علاقے میں آجاتے ہیں۔

موسم بہار:۔ فروری کے وسط سے موسم بدلنا شروع ہوجاتا ہے۔ درختوں
پر کونپلیں پھوٹنے لگتی ہیں اور چند روز میں درخت ہرے بھرے ہوجاتے ہیں۔
کی طرح طرح کے پھول کھلتے ہیں۔ پرندے جو سردی سے بچ کر چھپے بیٹھے تھے باہر
کل آتے ہیں اور خوشی سے چہچہانے لگتے ہیں۔ اس موسم میں اکثر بہت بارش ہوتی
ہے جس سے دریاؤں میں پانی آجاتا ہے اور نہ صرف گندم کی فصل کو پانی ملتا ہے
بلکہ چیت کی فصل بھی بوتے ہیں۔ موسم بہار میں برسوں اور جانبہ کی فصل بھی
زوروں پر ہوتی ہے۔ ان فصلوں کو دیکھ کر کسان پھولے نہیں سماتے۔ فروری کے
آخر اور مارچ کے شروع کے دن کچھی میں میلوں کے دن ہوتے ہیں۔ کسان جی بھر
کر میلوں میں شریک ہوتے ہیں۔ اسی موسم میں سبّی کا تاریخی "میلہ"
ہوتا ہے جس میں کچھی کے لوگ شرکت کرتے ہیں اور مویشیوں کی خرید و فروخت
کرتے ہیں۔

14

لوگ

ہمارے ضلع میں دد لھ ستر ہزار لوگ رہتے ہیں۔ جس میں ایک لاکھ پینتالیہ
ہزار مرد ہیں۔ دس سال کے دوران اس علاقے کی آبادی تقریباً ڈیڑھ گنا ہو
گئی ہے۔ یہاں کے لوگ محنتی اور جفاکش ہیں اور زیادہ تر کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ زیادہ آبادی جاموٹوں اور بلوچوں کی ہے۔ کچھ لوگ ہندو مذہب سے بلق رکھتے ہیں۔

بچّے

یہاں کے بچّے کھروں میں سرائیکی، سندھی، بلوچی اور براہوی زبان
بولتے ہیں۔ یہ سب بچّے آپس میں اُردو میں باتیں کرتے ہیں
اور اردو پڑھتے ہیں۔ اردو ماری قومی زبان ہے۔ یہ زبان صوبوں کے لوگوں کے
درمیان بات چیت کا ذریعہ ہے۔ یہاں کے اکثر بچوں کی رنگت گندمی ہوتی ہے اور
خوب تندرست نظر آتے ہیں ۔ ان کا قد لمبا اور جسم مضبوط ہوتا ہے۔ یہ کُرتا
یا قمیض اور شلوار پہنتے ہیں۔ بض تہمد بھی باندھتے ہیں۔ اکثر بچے سر پر سندھ
ٹوپی پہنتے ہیں جو مختلف قسم کے رنگین دھاگوں اور کلابتوں سے تیار کی جاتی
ہے اور اس میں چھوٹے چھو لے شیشے جڑے ہوتے ہیں۔ لڑکیاں شلوار، دوپٹ

اور گھیردار قمیض پہنتی ہیں اور اپنی قمیضوں پر رنگین دھاگوں سے خوبصورت بیل بوٹے کاڑھتی ہیں۔ بچے، دودھ، لسّی، مکئی اور جوار کی روٹی بہت شوق سے کھاتے ہیں۔

کھیل

انہیں کھلے میدان میں کھیلے جانے والے کھیل پسند ہیں۔ مثلاً کبڈی "ملھ" کشتی، ڈیٹی ڈکر "ویری ونج" اور "نیری" وغیرہ۔ یہ فٹ بال اور والی بال کے بھی بہت شوقین ہیں۔

مفت تعلیم ہونے کی وجہ سے بہت سے بچے سکول جاتے ہیں اور پڑھنے لکھنے کے علاوہ سکاؤٹنگ میں بہت شوق سے حصّہ لیتے ہیں۔

لڑکیاں جھومر کھیلتی ہیں۔ چھوٹی چھوٹی بچیاں گڈّی گڈّے سے کھیلتی ہیں اور ان کی شادی رچا کر خوش ہوتی ہیں۔

16

مردم شماری

آپ نے پڑھا ہے کہ ہمارے ضلع کی آبادی پہلے سے زیادہ ہوگئی ہے۔ آپ سوچتے ہوں گے کہ یہ کیسے معلوم ہوا۔ آیئے ہم آپ کو بتائیں۔ حکومت کا ایک محکمہ مردم شماری ہے۔ یہ محکمہ آبادی کے گھٹنے بڑھنے کا حساب لگاتا ہے۔ اس محکمے کے شمار کنندے گھر گھر جاکر ایک فارم پُر کراتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ اس گھر میں کتنے لوگ رہتے ہیں۔ جب یہ فارم جمع ہو جاتے ہیں تو ان میں درج کی ہوئی تعداد کو گن لیتے ہیں۔ اس طرح معلوم ہو جاتا ہے کہ کسی شہر، قصبے یا بستی کی آبادی کتنی ہے۔ اس طرح پورے ضلع، صوبے اور مُلک کی آبادی کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔

ہمارے ملک میں ہر دس سال کے بعد مردم شماری ہوتی ہے۔ ۱۹۸۰-۸۱ میں ملک میں جو مردم شماری ہوئی تھی، اس کے لحاظ سے ہمارے ضلع کی آبادی تین لاکھ آٹھ ہزار ہے۔ ہمارے ضلع کی آبادی پہلے سے بہت بڑھ گئی ہے۔ جب آبادی بڑھتی ہے تو کھانے پینے اور دوسری چیزوں کی پیداوار بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے، تاکہ ہر آدمی کو کھانے کو روٹی اور پہننے کو کپڑا مل سکے اور اس کی دوسری ضرورتیں پوری ہوسکیں۔ اگر آبادی بڑھ جائے اور پیداوار نہ بڑھے تو کھانے پینے اور دوسری چیزوں کی کمی ہو جاتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ لوگ بہت زیادہ محنت کریں تاکہ ملک کی پیداوار بڑھتی رہے اور لوگوں کو کھانے پینے اور پہننے کی چیزیں آسانی سے ملتی رہیں۔

پیشے

اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے مختلف لوگ مختلف کام کرتے ہیں۔ کوئی پڑھاتا ہے، کوئی عمارتیں تعمیر کراتا ہے، کوئی تجارت کرتا ہے، کوئی کھیتی باڑی کرتا ہے اور کوئی مویشی پالتا ہے۔ ان سب کو پیشے کہا جاتا ہے۔

ہمارے ضلع کے خاص پیشے یہ ہیں۔

۱۔ کھیتی باڑی کرنا۔ ۲۔ ملازمت کرنا۔ ۳۔ تجارت کرنا۔ ۴۔ مویشی پالنا۔
۵۔ محنت مزدوری کرنا۔

کھیتی باڑی:۔ ضلع کچھی کے میدانی علاقے کے لوگوں کا پیشہ کھیتی باڑی ہے۔ پٹ فیڈر، کیرتھر، بولان و ئیر اور اللہ یار ڈ کی نہروں سے کچھی کا بہت سا علاقہ سیراب ہوتا ہے۔

مٹھڑی، غازی اور ڈھڑی کے مقامات پر دریاؤں پر بند بنا کر ان علاقوں کی زمینیں سیراب کی گئی ہیں۔ کسان بہت محنت سے فصلیں اگاتے ہیں۔ زمینیں بہت اچھی اور زرخیز ہیں۔ جن حصّوں تک پانی پہنچتا ہے۔ وہاں بہت اچھی فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔

ملازمت: ضلع کچھی کے جن لوگوں نے تعلیم حاصل کی ہے وہ مختلف سرکاری دفتروں میں نوکریاں کرتے ہیں۔ کوئی استاد ہے، کوئی ڈاکٹر، کوئی کلرک

اور کوئی نوکری کرتا ہے۔

تجارت:۔ بہت سے لوگوں نے تجارت کا پیشہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ لوگوں کی عام ضرورت کی چیزیں فروخت کرتے ہیں۔ جو چیزیں ضلع کچھی میں پیدا نہیں ہوتیں وہ دوسرے شہروں سے لاتے ہیں اور لوگوں کی ضرورت پوری کرتے ہیں۔

مویشی پالنا:۔ ضلع کچھی کے لوگ مویشی پالنے کے بہت شوقین ہیں۔ اس ضلع کے بیل گھوڑے خاص طور پر مشہور ہیں۔ بھیڑ بکریاں، گائیں اور اونٹ بھی پالے جاتے ہیں۔ بیل، اونٹ اور گھوڑے باربرداری اور سواری کے کام آتے ہیں۔ گائیں اور بھیڑ بکریاں دودھ اور گھی کے لیے پالتے ہیں۔ بھیڑ بکریوں سے اُون اور بال اتار کر اپنے استعمال میں لاتے ہیں اور فروخت بھی کرتے ہیں۔ ان کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے۔ بیلوں کی بھاگ ناڑی نسل پاکستان بھر میں مشہور ہے۔

محنت مزدوری:۔ ہمارے ضلع کے بہت سے لوگ دوسرے شہروں میں جاکر محنت مزدوری بھی کرتے ہیں۔ بعض لوگ اپنے ہی علاقوں میں لوہار، ترکھان اور راج کا کام کرکے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتے ہیں۔

19

ذرائع آبپاشی

پانی اللہ کی نعمت ہے۔ اس کے بغیر کوئی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا، نہ کسی جگہ گھاس، پودے، پھول اور پھل پیدا ہو سکتے ہیں۔ انسان اور حیوان کی زندگی گھاس، درخت اور پودوں کی سرسبزی پانی پر موقوف ہے۔ پانی سے کھیتوں میں آبپاشی کی جاتی ہے، ضلع کچھی میں پانی کے ذریعے یہ ہیں۔ بارش، دریا، نہریں چشمے، کنویں۔

بارش

یہ آبپاشی کا قدرتی ذریعہ ہے۔ ہمارے ضلع میں بارش بہت کم ہوتی ہے۔ بعض دفعہ کئی کئی سال تک بارش نہیں ہوتی۔ جب بارش ہوتی ہے تو کھیت پانی سے بھر جاتے ہیں اور بہت پیداوار ہوتی ہے۔

دریا اور نہریں

ضلع کچھی میں کئی دریا، اور کچھی کے مشہور شہر انھی دریاؤں کے کنارے آباد ہیں۔ جب بارش ہوتی ہے تو دریاؤں میں پانی آجاتا ہے اور بند بنا کر اس پانی کو محفوظ کر لیتے ہیں۔ پھر آبپاشی کی جاتی ہے۔ مشہور بند یہ ہیں۔

اللہ یار شاہ ڈیم

یہ بند دریائے بولان پر کھٹن کے قریب اللہ یار کے مقام پر بنایا گیا ہے۔

مٹھڑی بند

یہ بند دریائے ناڑی پر بنایا گیا ہے۔ جس سے کولاچی اور مٹھڑی کے علاقے میں آبپاشی کی جاتی ہے۔

غازی بند

یہ پختہ بند بھی دریائے ناڑی پر "شمبازو" کے قریب بنایا گیا ہے۔ اس بند سے ضلع کچھی کے ہزاروں ایکڑ رقبے میں

آبپاشی کی جاتی ہے۔

بی بی نانی وئیر

چشموں کا پانی دریائے بولان میں مستقل بہتا رہتا ہے بی بی نانی کے مقام پر "وئیر" کے ذریعے اس پانی کو یکجا کر کے آس پاس کے علاقے میں آبپاشی کی گئی ہے۔

بولان وئیر

دریائے بولان پر ڈھاڈر کے قریب "بولان وئیر" بنایا گیا ہے۔ اس سے تین چھوٹی چھوٹی نہریں نکالی گئی ہیں، جن سے مہرگڑھ، ڈھاڈر اور منگاچر وغیرہ کا علاقہ سیراب کیا جاتا ہے۔

کچّے بند

ضلع کچھی میں بعض مقامات پر کچّے بند بنائے گئے ہیں۔ جنھیں "گنڈے" کہتے ہیں۔ ان بندوں کے ذریعہ بھی کافی علاقے میں آبپاشی کی جاتی ہے۔

نہر کیرتھر

یہ مستقل نہر ہے جو دریائے سندھ سے نکالی گئی ہے۔ یہ نہر سندھ کے بالائی علاقے اور تحصیل اوستا محمد کے وسیع علاقے کو سیراب کرتی ہوئی ضلع کچھی کے جنوبی حصّے میں داخل ہوتی ہے اور ضلع

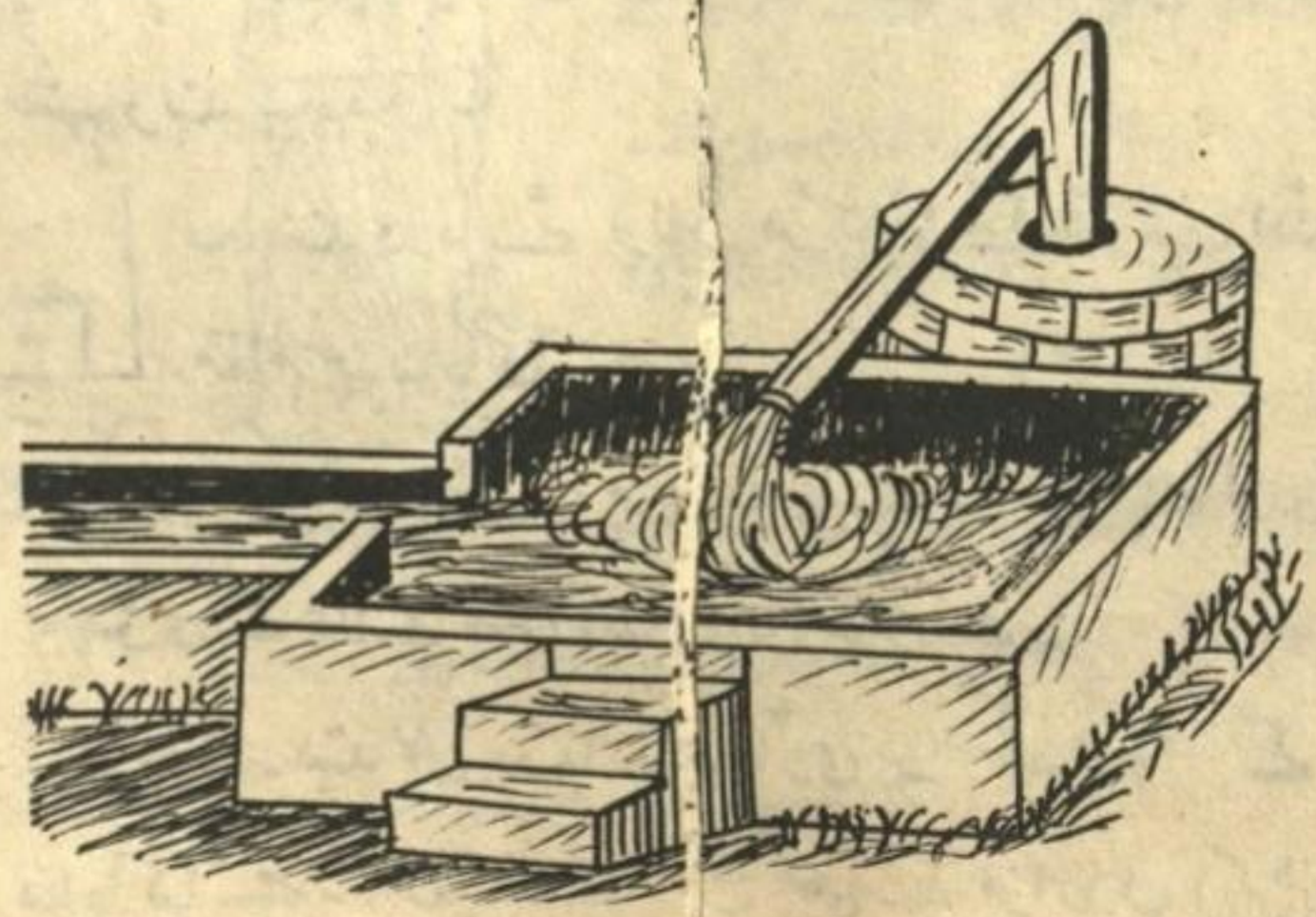

کے کچھ حصّے کو سیراب کرتی ہے۔

چشمے ضلع کچھی کے مغربی پہاڑ کوہ کیر تھر میں کچھ قدرتی چشمے ہیں۔ ان سے بھی کچھ علاقوں میں آبپاشی کی جاتی ہے۔

کنویں بعض مقامات پر کنویں کھودے گئے ہیں اور ٹیوب ویل بھی لگائے گئے ہیں۔ جن سے آبپاشی کی جاتی ہے۔

جنگلات

ہمارے ضلع میں بارش بہت کم ہوتی ہے۔ اس لیے گرمی اور سردی کا موسم بہت شدید ہوتا ہے۔ شدید موسم اور کم پانی کی وجہ سے ہمارے ضلع میں ایسے درخت پائے جاتے ہیں، جنہیں کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یا ایسے درخت ملتے ہیں جو اپنی لمبی جڑوں کی وجہ سے گہرائی سے پانی حاصل کرتے ہیں۔ بارش کم ہونے کی وجہ سے ہمارے ضلع میں جنگلات بھی کم ہیں۔ چھوٹے چھوٹے جنگل تمام ضلع میں پھیلے ہوئے ہیں۔ کرتنہ اور ڈھاڈر میں کھجور کے درختوں کے جھنڈ ہیں۔ میدانی علاقوں بالا ناڑی، کھٹن لہڑی اور بھاگ میں کیکر اور کنڈی کے جنگل ہیں۔ مچھ، ڈھاڈر اور کبیر تھر کے علاقے میں شیشم اور سرس کے درخت ہیں۔ مگر کوئی خاص قابل ذکر جنگل نہیں ہے۔

ہماری فصلیں

۱۔گندم ۲۔ جوار ۳۔ مونگ، موٹھ ۴۔تیل کے بیج ۵۔سبزیاں ۶۔ پھل

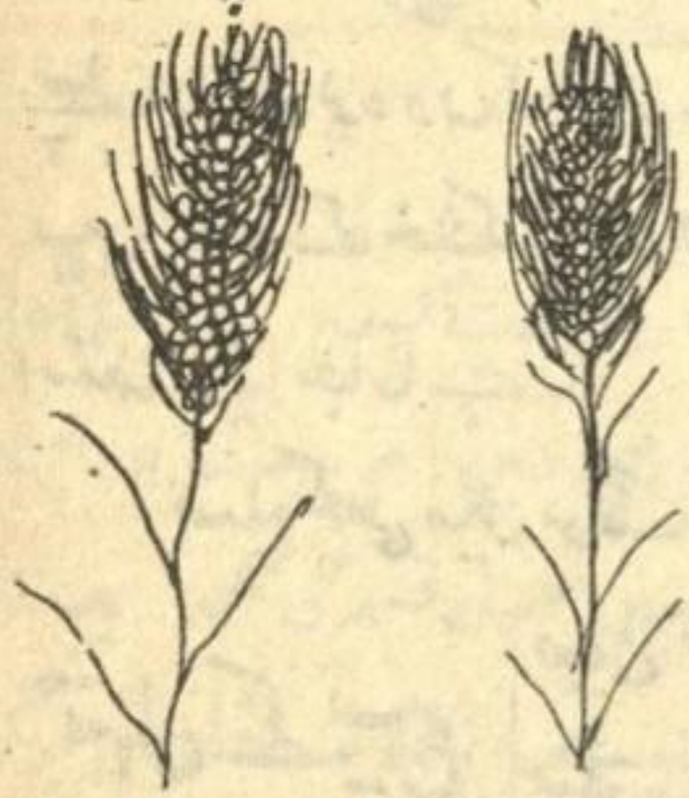

گندم

ہمارے ضلع میں دو طرح کی زمینیں ہیں، نہری اور سیلابی۔ نہری زمینوں میں وقت پر گندم کاشت ہوتی ہے لیکن سیلابی زمینوں میں گندم کی کاشت ندیوں اور دریاؤں میں پانی آنے پر ہوتی ہے۔ اکتوبر کے آخر یا نومبر کے شروع میں ندی نالوں میں بارش کا پانی آتا ہے۔ اس لیے سیلابی زمینوں میں نومبر کے آخر تک گندم بوئی جاتی ہے۔ عام طور پر اپریل میں گندم کی کٹائی شروع ہو جاتی ہے۔

ضلع کچھی کی تحصیل ڈھاڈر میں فی ایکڑ گندم کی پیداوار سب سے زیادہ ہے۔ مہرگڑھ کا مشہور فارم اسی تحصیل میں ہے۔

ضلع کچھی میں نہری اور سیلابی کل زمینیں ۵۴۰۰ ہیکٹر (۱۳۲۱۰ ایکڑ) ہیں جن میں ۳۳۰۲ ٹن گندم سالانہ پیدا ہوتی ہے۔

جوار

ہمارے ضلع کی اہم فصل جوار ہے جس کی کاشت کے لیے اپریل اور مئی سے تیاری کی جاتی ہے۔ جون اور جولائی میں جب پہاڑوں پر بارش ہوتی ہے اور ضلع کے دریاؤں اور ندیوں میں پانی آجاتا ہے تو کسان وہ پانی اپنی اپنی زمینوں میں پہنچاتے ہیں اور اگست کے مہینے میں جوار بوتے ہیں۔ نومبر میں جوار کی فصل پک کر تیار ہو جاتی ہے اور دسمبر کے شروع میں فصل کی کٹائی شروع ہو جاتی ہے۔

ضلع کچھی میں جوار کی کاشت ۳۹۰۰۰ ہیکٹر (۹۷۱۵۰ ایکڑ) رقبے میں کی جاتی ہے۔ جس میں قریباً ۲،۲۴۵ ٹن جوار سالانہ پیدا ہوتی ہے۔

مونگ، موٹھ ان فصلوں کی کاشت بھی جوار کے ساتھ ہی کی جاتی ہے۔ مونگ اور موٹھ کے دانے جوار سے پہلے پک جاتے ہیں اور کسان جوار کاٹنے سے پہلے ان کے پودوں کو جوار سے چُن کر نکال لیتے ہیں۔ مونگ اور موٹھ مشہور دالیں ہیں۔ ان کے خشک پودوں کو کڑبی کہا جاتا ہے اور جانوروں کے چارے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

ضلع کچھی میں مونگ، موٹھ کی سالانہ پیداوار ۱۲۵۰ ٹن ہوتی ہے۔

تیل کے بیج بعض بیج ایسے ہوتے ہیں جن سے تیل نکالا جاتا ہے۔ ہمارے ضلع میں سرسوں اور جانبہ ایسے بیج ہیں جو تیل نکالنے کے کام آتے ہیں۔

سرسوں کی کاشت بھی گندم کے ساتھ ساتھ ہی کی جاتی ہے۔ اس کے پتوں اور ڈنٹھلوں سے ساگ بنا کر کھایا جاتا ہے۔ اس کاٹ کر بیج الگ کر لیے جاتے ہیں اور کولھو سے تیل نکال لیا جاتا ہے۔

جانبہ کی فصل جوار کے ساتھ ساتھ بوئی جاتی ہے۔ فصل پکنے اور کاٹنے کے بعد بیج الگ کر لیے جاتے ہیں اور ضرورت کے مطابق تیل نکالتے ہیں۔

سرسوں اور جانبہ ہمارے ضلع کی نقد آور فصل ہے۔ کسان اسے بیچ کر روپیہ حاصل کرتے ہیں۔ ضلع کچھی میں بیجوں کی سالانہ پیداوار قریباً ۹۵۰۷ ٹن ہے۔

سبزیاں ہمارے ضلع کے نہری علاقوں میں کثرت سے سبزیاں کاشت کی جاتی ہیں۔ موسم سرما کی سبزیاں گوبھی، پالک، شلجم، مولی، گاجر، ٹماٹر، مٹر اور میتھی ہیں اور گرمیوں میں کدو، توری، بھنڈی، کریلے اور ٹنڈے بوئے جاتے ہیں۔ یہ سبزیاں کھائی بھی جاتی ہیں اور دوسرے مقامات پر بھی بھیجی جاتی ہیں جن

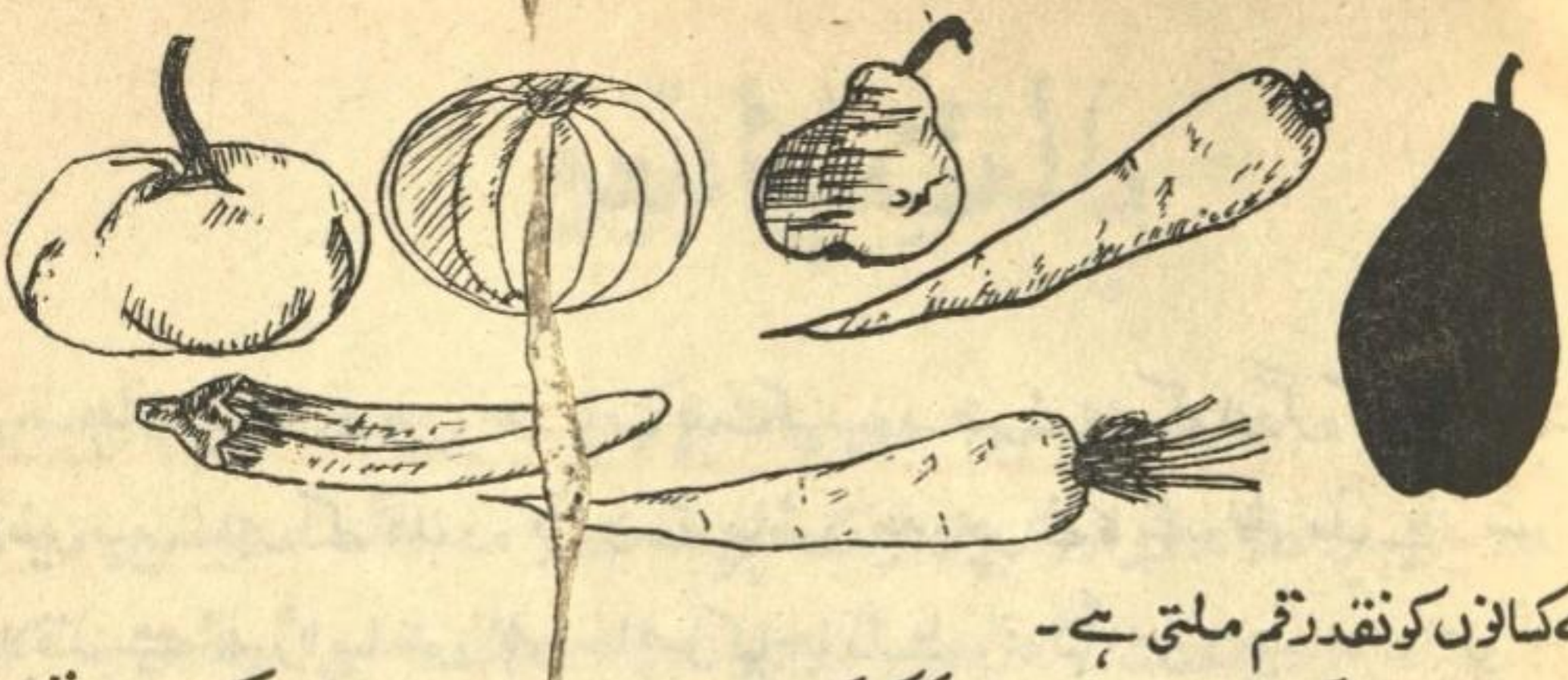

سے کسانوں کو نقد رقم ملتی ہے۔

پھل ضلع کچھی میں مستقل پانی کی کمی کی وجہ سے پھل دار درخت کم ہیں۔ تحصیل ڈھاڈر میں بیری، آم اور سنگترہ کے درخت ہیں۔ کوئٹہ میں آم، سنگترہ، امرود اور لیموں بہت پیدا ہوتے ہیں۔ کھجوری، کرتہ اور ڈھاڈر میں معمولی قسم کی کھجور بہت ہوتی ہے۔ خربوزے اور تربوز کی پیداوار ضلع کچھی میں بہت ہے۔ مشکاف نغاری، مہوگڑھ اور سنی کے خربوزے اور تربوز بہت مشہور ہیں اور اعلیٰ قسم کے پیدا ہوتے ہیں۔ ضلع بھر میں خربوزے اور تربوز کی پیداوار تقریباً ۹۷۰۰ ٹن سالانہ ہے۔

ہمارے ضلع سے جوار، تیل کے بیج، خربوزے، تربوز، مونگ، موٹھ اور کھجوریں دوسرے مقامات پر بھی بھیجی جاتی ہیں۔ انھیں اشیائے "برآمد" کہتے ہیں۔

زندگی کی ضرورت کی جو دُوسری چیزیں دوسرے مقامات سے منگائی جاتی ہیں۔ انھیں اشیائے "درآمد" کہتے ہیں۔ ہمارے ضلع میں ہر قسم کا کپڑا، گندم، چینی، دوائیں، چمڑے کا سامان، بجلی کا سامان، کھیلوں کا سامان، بناسپتی گھی، کتابیں، فرنیچر، دریاں، خشک پھل اور چائے وغیرہ اشیائے "درآمد" ہیں۔

معدنیات

ہمارے علاقے میں معدنیات بہت کم ہیں۔ صرف مچھ کے اردگرد کوئلہ کی بہت سی کانیں ہیں۔ اس کے علاوہ بولان کے پہاڑوں میں چونے کا پتھر بھی ملتا ہے۔ شوران کے علاقہ سے تھوڑا سا شورا بھی حاصل کیا جاتا ہے، غالباً اسی وجہ سے اس شہر کو شوران کہتے ہیں۔

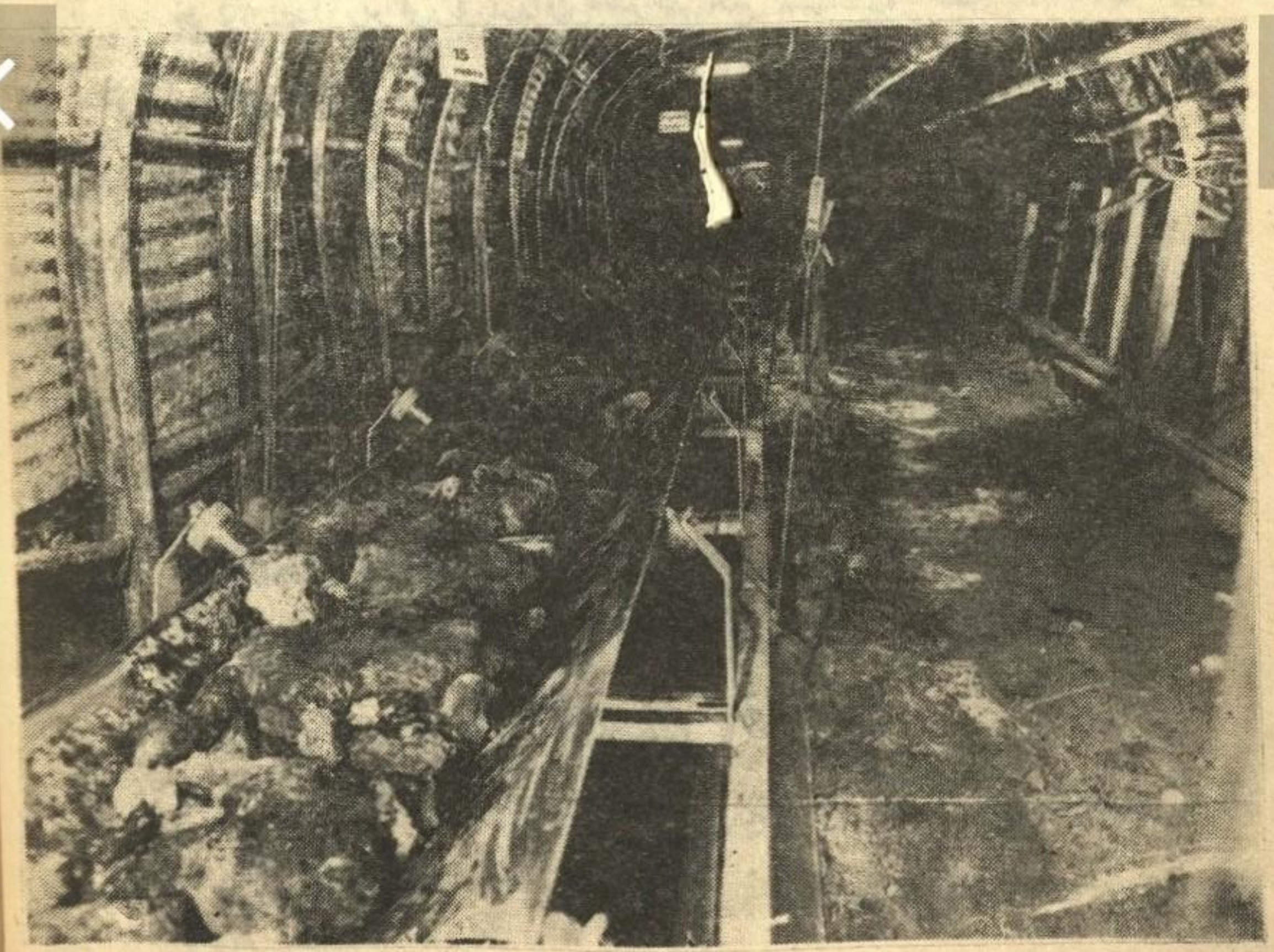

پالتو جانور

بھینس :۔ ہمارے ضلع میں "بھوری" نسل کی بھینسیں بہت قیمتی ہوتی ہیں اور دودھ دیتی ہیں۔ ڈھاڈر اور کیوتھر کے علاقے میں کالے رنگ کی بھینسیں زیادہ ہوتی ہیں۔ بھینس کا دودھ بہت گاڑھا ہوتا ہے۔ دودھ سے دہی اور مکھن بنا کر کھاتے ہیں اور جو ضرورت سے زیادہ ہو اسے فروخت کر دیتے ہیں۔

گائے :۔ گائے کا دودھ بچوں کے لیے بہت مفید ہے۔ گائے صاف ستھرا جانور ہے۔ گندی جگہ پر بیٹھنا پسند نہیں کرتی۔ ضلع کچھی کی گائیں مناسب قد کی بہت خوبصورت اور چست ہوتی ہیں۔

بَیل :۔ بھاگ ناڑی نسل کے بیل بہت قد آور موٹے خوبصورت اور چُست ہوتے ہیں۔ اس نسل کے بیل سبّی اور لاہور کے مویشیوں کے میلے میں کئی بار پہلا انعام حاصل کر چکے ہیں۔ کھیتی باڑی کے کام میں کسی جگہ کے بَیل ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مٹھڑی، ٹاکری اور غازی کے علاقے میں اس نسل کے بیل بہت شوق سے پالے جاتے ہیں۔

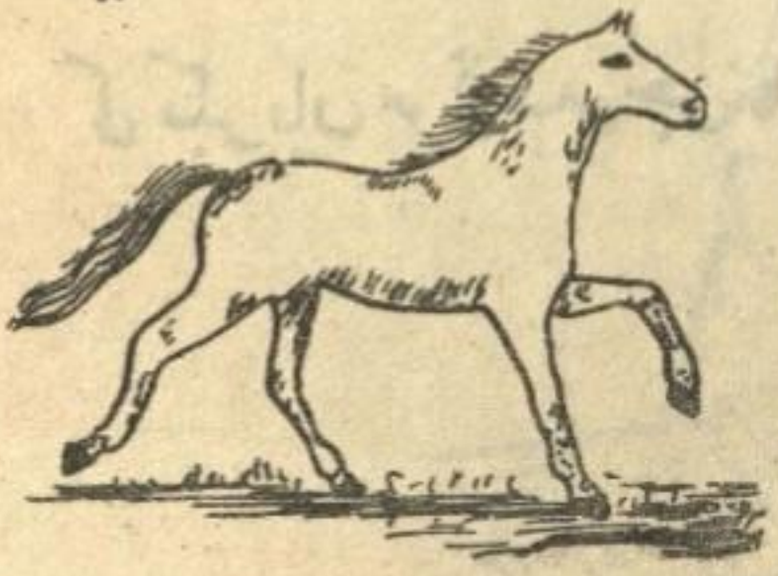

گھوڑا :۔ یہ بہت وفادار جانور ہے۔ ہمارے ضلع میں جہاں جائیں گھوڑا ضرور نظر آئے گا۔ کیونکہ ضلع کچھی میں پکّی سڑکیں بہت کم ہیں، اس لیے لوگ عام طور سے گھوڑے پر سفر کرتے ہیں۔ ضلع کچھی کی "پیوزئی" نسل کے گھوڑے بہت مشہور ہیں۔

یہ بہت خوبصورت، تندرست اور تیز رفتار ہوتے ہیں۔

گدھا:۔ دیہات میں گدھا عام طور پر بار برداری کے کام آتا ہے۔ کبھی کبھی اس پر سواری بھی کی جاتی ہے۔

اُونٹ:۔ یہ عجیب و غریب شکل کا جانور ہے۔ تمام ضلع میں اس سے بار برداری اور سواری کا کام لیا جاتا ہے۔ بغیر پانی پیے کئی کئی دن گزار سکتا ہے۔ اِسے "ریگستان کا جہاز" بھی کہتے ہیں۔

بھیڑ:۔ یہ بہت مفید جانور ہے۔ اس کا گوشت بھی کھاتے ہیں اور اس کی اون سے سوئٹر اور گرم کپڑے بھی بنائے جاتے ہیں۔ اسے پالنا بھی آسان ہے۔ ہمارے ضلع میں رخشانی اور ہرنائی نسل کی بھیڑیں پالی جاتی ہیں۔ بھیڑ دودھ بہت کم دیتی ہے مگر اس کا دودھ بہت گاڑھا ہوتا ہے۔

بکری:۔ یہ بہت شریر جانور ہے۔ ہر طرف منہ مارتی پھرتی ہے۔ اس کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے۔ ہمارے ضلع میں بربری نسل کی بکریاں مشہور ہیں۔ یہ بہت دودھ دیتی ہیں۔ اس نسل کے علاوہ پہاڑی نسل کی بکریاں ہوتی ہیں جن کا قد چھوٹا ہے اور دودھ بھی کم دیتی ہیں۔

دستکاریاں

ہمارے ضلع کے کاریگر اپنے گھروں اور دکانوں میں بہت سی چیزیں تیار کرتے ہیں۔ یہاں عورتیں بھی مردوں کے ساتھ کام کرتی ہیں۔ ڈھاڈر، مٹھڑی، بھاگ، حاجی شہر اور لہڑی میں مٹی کے برتن بنائے جاتے ہیں۔ ڈھاڈر اور بھاگ میں چھوٹی صنعتوں کے محکمے نے جدید طرز پر برتن سازی سکھانے کے لیے ماہرین کا بھی انتظام کیا ہے۔ مٹھڑی اور ضلع کچھی کے دوسرے دیہات میں رنگین دھاگوں سے شیشے جڑ کر عمدہ کشیدہ کاری کی جاتی ہے۔ مٹھڑی کی سندھی ٹوپی بہت مشہور ہے۔ سچو اور جلال خان میں کھڈیوں پر عمدہ کھیس اور بستر کی چادریں بنائی جاتی ہیں۔ کرتہ میں مزری اور کھجور کے پتوں سے عمدہ چٹائیاں اور ٹوکریاں بنتی ہیں۔ ڈھاڈر میں کھجور کے پتوں سے عمدہ چارپائیاں بُننے کے لیے بان بھی بنایا جاتا ہے۔ لہڑی میں بہت عمدہ قسم کی بندوقیں بنتی ہیں۔ یہ کارخانہ لائسنس یافتہ ہے۔ اس کے علاوہ لہڑی میں چمڑے پر عمدہ قسم کی کشیدہ کاری بھی کی جاتی ہے، جو پورے ملک میں مشہور ہے۔

سفر کے ذریعے

ہمارے ضلع میں سفر کرنے کے مختلف ذرائع ہیں۔

۱۔ موٹر/بس ۲۔ بیل گاڑی ۳۔ اونٹ اور گھوڑے ۴۔ ریل

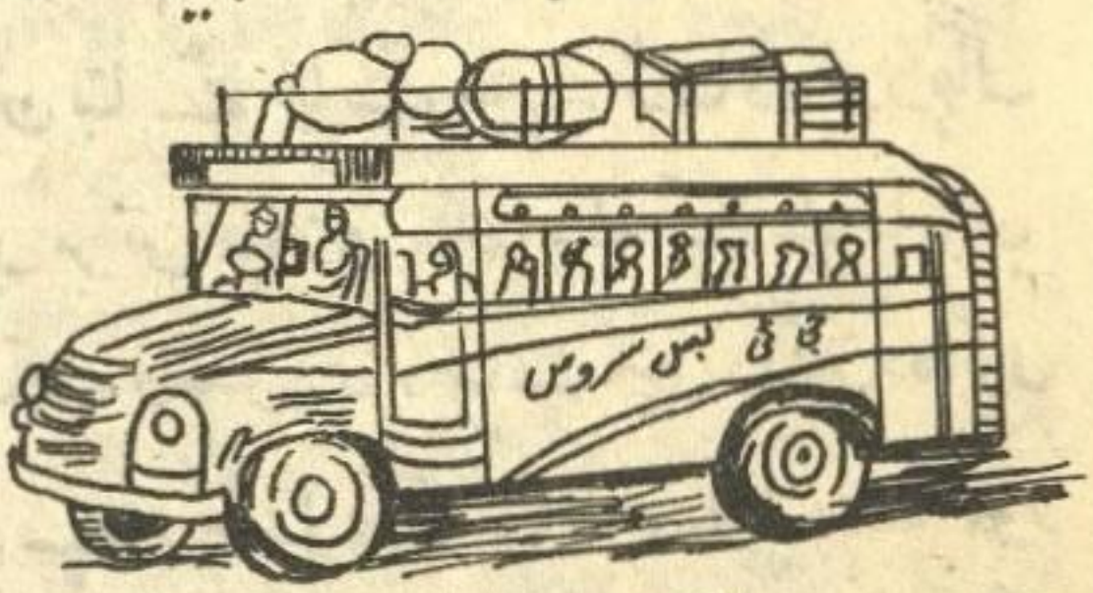

۱۔ موٹر/بس:۔ یہ کچّی اور پکّی سڑکو
پر چلتی ہے۔ ضلع میں کچّی اور پکّی سڑکیں
زیادہ ہیں۔ اس لیے عام طور پر سفر
"بس" سے کیا جاتا ہے۔

۲۔ بیل گاڑی:۔ بعض علاقوں میں بیل گاڑی سے بھی سفر کیا جاتا ہے۔

۳۔ اونٹ اور گھوڑے:۔ ضلع کچھی کے تمام گاؤں کچّے راستوں کے ذریعے
ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔ ان راستوں پر لوگ بیل گاڑیوں، اونٹوں اور
گھوڑوں پر سفر کرتے ہیں۔

۴۔ ریل:۔ جیکب آباد
سے کوئٹہ جانے والی
ریلوے لائن ضلع کچھی کے
درمیان سے گزرتی ہے۔
ریلوے لائن پر مسافر
گاڑیاں اور مال گاڑیاں
چلتی ہیں، جن میں مسافر
سفر کرتے ہیں اور مال اِدھر سے اُدھر لے جاتے ہیں۔

33764

خبر کے ذریعے

نجمہ کی بہن کی شادی ہوگئی وہ رخصت ہوکر مٹھڑی چلی گئی ، وہاں سے خیریت کا خط بھیجا۔ یہ خط کوئٹہ میں نجمہ کے ابّا کو مل گیا۔ خط ایک لفافے میں بند تھا۔ لفافے پر نجمہ کے ابّا کا نام اور پتہ لکھا ہوا تھا۔

ڈاک نجمہ کے ابا نے بتایا کہ خط کے ذریعے آپ اپنی بات ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا سکتے ہیں۔ یہ کام ڈاک سے ہوتا ہے۔ ڈاک کا کام چلانے کے لیے حکومت نے جگہ جگہ ڈاک خانے کھول رکھے ہیں۔ خط بھیجنے کے لیے ڈاک خانے سے لفافہ لیتے ہیں، جس کی قیمت چالیس پیسے ہے۔ لفافے میں خط لکھ کر رکھ دیتے ہیں۔ اس پر پتہ لکھ کر "لیٹر بکس" میں ڈال دیتے ہیں۔ "لیٹر بکس" لال رنگ کا ایک ڈبہ ہوتا ہے۔ ڈاک خانے والے ایسے ڈبے جگہ جگہ لگا دیتے ہیں۔ ہر روز ڈاک خانے کا آدمی اس ڈبے کو کھول کر خط نکال لیتا ہے۔ پھر ریل یا بسوں کے ذریعے ہر جگہ کی ڈاک بھیج دی جاتی ہے۔ جہاں بسیں نہیں جاتیں، وہاں ڈاک کے "ہرکارے" ڈاک پہنچاتے ہیں۔ خطوں

کے علاوہ ڈاک کے ذریعے روپیہ اور پارسل بھی بھیجے جا سکتے ہیں۔

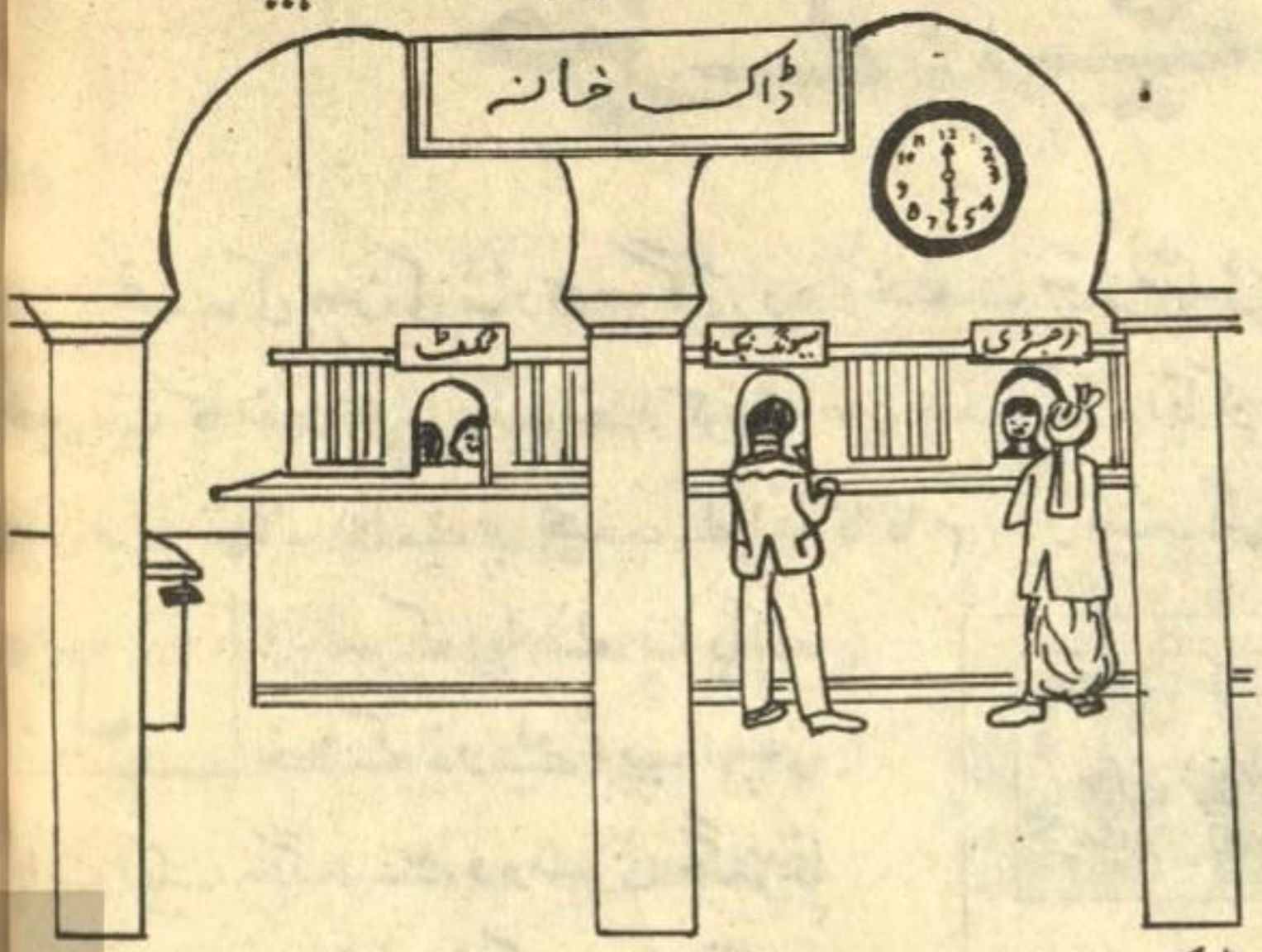

بھاگ، ڈھاڈر اور مچھ میں بڑے ڈاکخانے ہیں۔ ضلع کچھی میں واقع تمام ریلوے اسٹیشنوں اور کولپور، مٹھری، حاجی شہر، بیل پٹ، کوٹ یوسف علی مگسی، گنداوا اور جھل مگسی میں چھوٹے ڈاک خانے ہیں۔

تار

نجمہ کی امی نے کہا کہ مٹھڑی تار دے کر نجمہ کی باجی کو بلا لو۔ نجمہ کے ابا نے ایک فارم دیا۔ اس پر نجمہ کی باجی کا پتہ لکھا، پھر اپنا نام اور پیغام لکھا اور تار بابو کو دے دیا۔ اس نے لفظ گنے اور پیسے لے لیے۔ تار کے پیسے گن کر لیے جاتے ہیں۔

تار بابو نے ایک چھوٹی سی مشین کو کھٹکھٹانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے بتایا کہ تار پہنچ گیا ہے۔ نجمہ حیران تھی کہ بیٹھے بیٹھے تار کیسے پہنچ گیا۔ اس کے ابا نے بتایا کہ یہ تار کی مشین ہے جو بجلی سے چلتی ہے۔ جب اسے کھٹکھٹاتے ہیں تو دوسری جگہ بھی ایسی آواز پیدا ہوتی ہے۔ وہاں کا تار بابو اسے لکھ لیتا ہے۔ اس طرح ایک جگہ کی بات دوسری جگہ پہنچ جاتی ہے۔ ضلع کچھی کے ہر ریلوے اسٹیشن پر اور مچھ، ڈھاڈر، گنداوا اور بھاگ میں تار گھر قائم کیے گئے ہیں۔

ٹیلی فون

نجمہ نے دیکھا کہ تار گھر کے اندر ایک آدمی منہ سے کچھ لگائے اس کے اندر بول رہا ہے۔ کبھی رُک کر کچھ سننے لگتا ہے۔ نجمہ کے ابا نے بتایا کہ یہ ٹیلی فون ہے اس سے ایک آدمی دوسری جگہ کے آدمی سے بات چیت کر سکتا ہے۔

ضلع کچھی میں مچھ، ڈھاڈر، مہر گڑھ، بھاگ، بیل پٹ، لہڑی اور گنداوا میں ٹیلی فون پہنچ چکے ہیں۔

ریڈیو

خبریں معلوم کرنے کا ایک ذریعہ ریڈیو بھی ہے۔ اس سے اپنے ملک اور دوسرے ملکوں کی خبریں سنی جاتی ہیں۔ ہمارے صوبے کے صدر مقام کوئٹہ میں "ریڈیو اسٹیشن" ہے، وہاں ایک کمرہ ہے۔ اس کمرے میں جو کچھ بولا جاتا ہے، وہ بجلی کے ذریعے ہوا میں پھیل جاتا ہے۔ اسے لہر کہتے ہیں۔ جب ریڈیو کھولا جاتا ہے، تو یہ "لہریں" ریڈیو میں داخل ہو جاتی ہیں اور وہی آواز سنائی دینے لگتی ہے۔ جو ریڈیو اسٹیشن کے کمرے میں بولی جاتی ہے۔

ٹیلی ویژن

یہ بھی خبر کا ایک ذریعہ ہے۔ یہ بھی ریڈیو کی طرح ایک آلہ ہوتا ہے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن میں فرق صرف یہ ہے کہ ریڈیو پر بولنے والے کی آواز سنی جاتی ہے

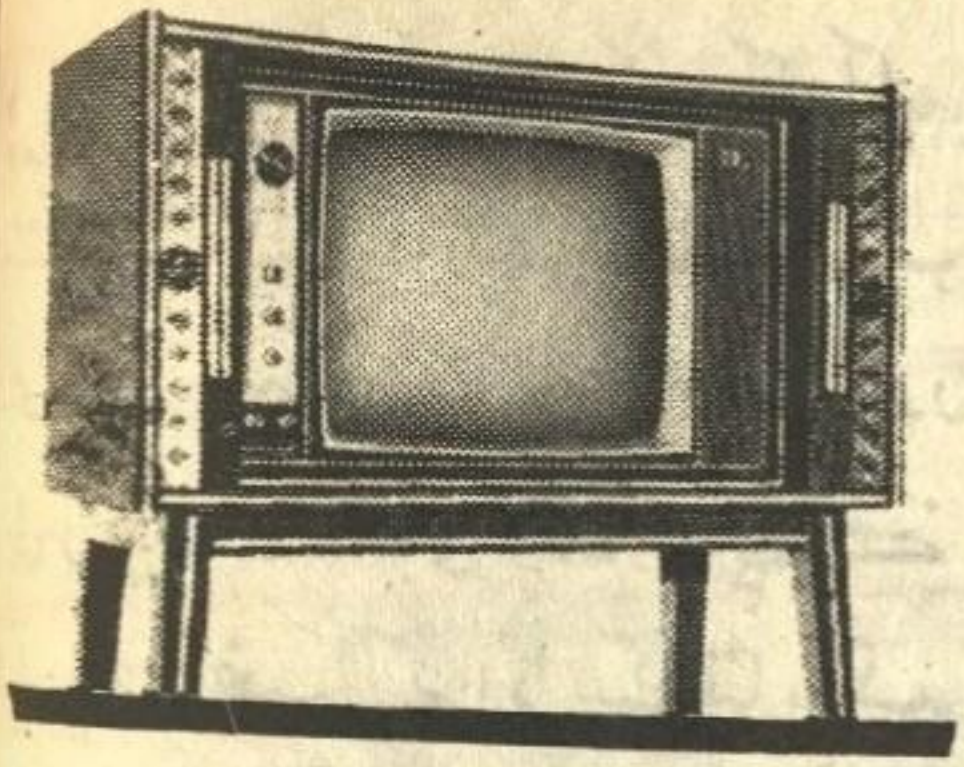

اور ٹیلی ویژن پر بولنے والے شخص کی تصویر بھی پردے پر آتی ہے۔ کوئٹہ میں ٹیلی ویژن اسٹیشن قائم ہو چکا ہے؛ جس سے بلوچستان کے بہت سے شہروں میں فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔

اخبارات

اخبارات خبریں معلوم کرنے کا بہت اچھا ذریعہ ہے۔ ان کے ذریعے تمام دنیا کے حالات معلوم ہوتے رہتے ہیں۔ بڑے بڑے شہروں میں اخبارات چھپتے ہیں اور صبح صبح تازہ خبریں لے کر قصبوں اور شہروں میں پہنچ جاتے ہیں۔ ان میں خبروں کے علاوہ اچھے اچھے مضامین بھی ہوتے ہیں۔ ہمارے ضلع میں کوئٹہ اور پاکستان کے دوسرے شہروں میں چھپنے والے اخبار آتے ہیں۔ خبروں کے ان تمام ذرائع سے ہمیں خبریں ملتی رہتی ہیں۔

37/64

ضلع کا انتظام

ضلع کا صدر مقام ڈھاڈر ضلع کا صدر مقام ہے۔ ضلع کے صدر مقام پر ہر محکمے کا بڑا دفتر ہے۔ یہاں ضلع کچہریاں ہوتی ہیں۔ ڈپٹی کمشنر کا دفتر بھی یہیں ہے۔

ڈپٹی کمشنر ڈپٹی کمشنر سارے ضلع کا انتظام چلاتا ہے۔ وہ ضلع کی زمینوں کا انتظام کرتا ہے۔ زمینداروں اور کسانوں سے مالیہ وصول کرنے کے کام کی نگرانی کرتا ہے۔ ضلع میں امن وامان قائم رکھنے کا کام بھی ڈپٹی کمشنر ہی کرتا ہے۔ اس کام کے لیے اسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ ضلع میں ترقیاتی کاموں اور عوام کی بھلائی کے لیے کام کرنے والے تمام محکموں کی نگرانی بھی ڈپٹی کمشنر ہی کرتا ہے۔

سب ڈویژن ضلع کچھی بہت بڑا ضلع ہے۔ صرف ایک ڈپٹی کمشنر تمام ضلع کا انتظام نہیں چلا سکتا۔ ٹھیک طور پر ضلع کا انتظام چلانے کے لیے ضلع کچھی کو چار سب ڈویژنوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) سب ڈویژن ڈھاڈر (۲) سب ڈویژن بولان (۳) سب ڈویژن بھاگ (۴) سب ڈویژن گنداوا۔

اسسٹنٹ کمشنر ان سب ڈویژنوں کے صدر مقام ڈھاڈر، مچھ، بھاگ اور گنداوا میں ہیں۔ ہر سب ڈویژن کا سب سے بڑا افسر اسسٹنٹ کمشنر کہلاتا ہے۔ یہ اپنے اپنے سب ڈویژنوں میں امن و امان بحال رکھتے ہیں۔ مالیہ وصول کرتے ہیں۔ ان کو سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔

انتظام کو بہتر طور پر چلانے کے لیے ہر سب ڈویژن کو مختلف تحصیلوں اور سب تحصیلوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

سب ڈویژن ڈھاڈر | اس میں تحصیل ڈھاڈر، سب تحصیل بالا ناڑی اور سب تحصیل سنی شامل ہیں۔ ان کے صدر مقام ڈھاڈر، حاجی شہر اور سنی ہیں۔

سب ڈویژن بولان | سب ڈویژن بولان تمام کا تمام پہاڑی ہے۔ اس لیے اس میں کوئی تحصیل یا سب تحصیل نہیں ہے۔ اس کا انتظام براہ راست اسسٹنٹ کمشنر چلاتا ہے۔

سب ڈویژن بھاگ | اس سب ڈویژن میں تحصیل بھاگ اور تحصیل ہڑی شامل ہیں۔ جن کا صدر مقام بھاگ اور ہڑی ہیں۔

سب ڈویژن گنداوا | اس سب ڈویژن میں تحصیل گنداوا، سب تحصیل میر پور اور سب تحصیل جھل مگسی شامل ہیں۔ ان کے صدر مقام گنداوا، میر پور اور جھل مگسی ہیں۔

تحصیل | ہر تحصیل میں ایک تحصیلدار ہوتا ہے، جو اپنی تحصیل کے اندر زمینوں کا انتظام کرتا ہے اور مالیہ وصول کرتا ہے۔ اس کام کے لیے اس کے ماتحت اور مددگار نائب تحصیلدار، قانون گو اور پٹواری ہوتے ہیں۔ ہر سب تحصیل کا انتظام ایک نائب تحصیلدار کے سپرد ہوتا ہے۔

پولیس | ضلع میں امن وامان قائم رکھنے کے لیے پولیس کا محکمہ ہے۔ پولیس لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کرتی ہے۔

ضلع میں پولیس کے سربراہ کو "سپرنٹنڈنٹ پولیس" یا ایس۔پی۔ کہتے ہیں۔ ضلع کچھی میں زیادہ تھانے نہیں ہیں۔ اس لیے اس ضلع کی پولیس ضلع سبی کے

ایس۔ پی۔ کے ماتحت ہے۔ ضلع کچھی میں" ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس" پولیس کے محکمے کی نگرانی کرتا ہے۔ اُسے عام طور پر ڈی۔ ایس۔ پی۔ کہتے ہیں۔ جس کا دفتر ڈھاڈر میں ہے۔ وہ ضلع کے تمام تھانوں کے کام کی نگرانی کرتا ہے۔

سارے ضلع میں صرف ڈھاڈر، بھاگ، مچھ تین تھانے ہیں، ہر تھانے کے سربراہ کو تھانیدار کہتے ہیں۔ تھانے میں ایک مُنشی ہوتا ہے، جو کسی کی شکایت کو رجسٹر میں لکھ لیتا ہے۔ اسے رپٹ کہتے ہیں۔

لیویز یہ بھی ایک طرح کی پولیس ہی ہوتی ہے۔ جہاں تھانہ نہیں ہوتا وہاں امن و امان لیویز کے سپاہی قائم رکھتے ہیں اور مجرموں کو پکڑتے ہیں۔ پہلے ان کی باقاعدہ ملازمت نہیں تھی۔ مگر آج کل اس محکمے کو باقاعدہ بنا دیا گیا ہے۔ ضلع میں لیویز کے سب سے بڑے افسر کو رسالدار کہتے ہیں، اس کے ماتحت مختلف حصّوں میں جمعدار اور حوالدار ہیں اور ان کے ماتحت سپاہی ہیں۔ سپاہیوں میں گھوڑ سوار، شُتر سوار اور پیدل سپاہی ہیں۔

عدالت مجرموں کو سزا دینے اور لوگوں کے ساتھ انصاف کرنے کے لیے عدالت ہوتی ہے۔ جس میں مجسٹریٹ فیصلہ کرتا ہے۔ ہمارے ضلع میں مختلف مقامات پر عدالتیں قائم ہیں۔ مجسٹریٹ لیویز یا پولیس والوں کی بات سنتا ہے۔ ملزم کی بھی بات سنتا ہے اور پھر فیصلہ کرتا ہے کہ یہ آدمی مجرم ہے یا نہیں۔ اس کام کو" مقدّمہ" کہتے ہیں۔ مجسٹریٹ کے دفتر کو "عدالت" کہتے ہیں۔ انصاف کرنا عدالت کا کام ہے۔

محکمہ تعلیم ضلع میں محکمہ تعلیم بچوں کے لیے تعلیم و تربیت کا بندوبست کرتا ہے اور مختلف جگہوں پر نئے نئے سکول قائم کرتا ہے اور سکول کے لیے ضروری سامان کا انتظام بھی یہی کرتا ہے۔

ضلع میں محکمہ تعلیم کا افسر "ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر" کہلاتا ہے۔ اس کا دفتر ضلع کے صدر مقام ڈھاڈر میں ہے۔ ضلع کچھی کے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کے ماتحت اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ہیں۔ جن کے دفاتر ڈھاڈر، بھاگ اور گنداوا میں ہیں۔ یہ افسران ضلع میں محکمہ تعلیم کا انتظام چلاتے ہیں اور تعلیمی ترقّی کے لیے کام کرتے ہیں۔

محکمہ صحت

لوگوں کے علاج کے لیے حکومت نے محکمہ صحت قائم کیا ہے۔ اس محکمہ نے جگہ جگہ ہسپتال، صحت کے مرکز یا ہیلتھ سنٹر اور ڈسپنسریاں کھول رکھی ہیں۔ ہر ہسپتال میں ڈاکٹر موجود ہوتے ہیں جو لوگوں کا مفت علاج کرتے ہیں۔ مچھ، ڈھاڈر اور بھاگ میں بڑے ہسپتال قائم کیے گئے ہیں۔ جن میں ڈاکٹر، کمپاؤنڈر اور لیڈی ہیلتھ وزیٹر لوگوں کا علاج کرتے ہیں۔

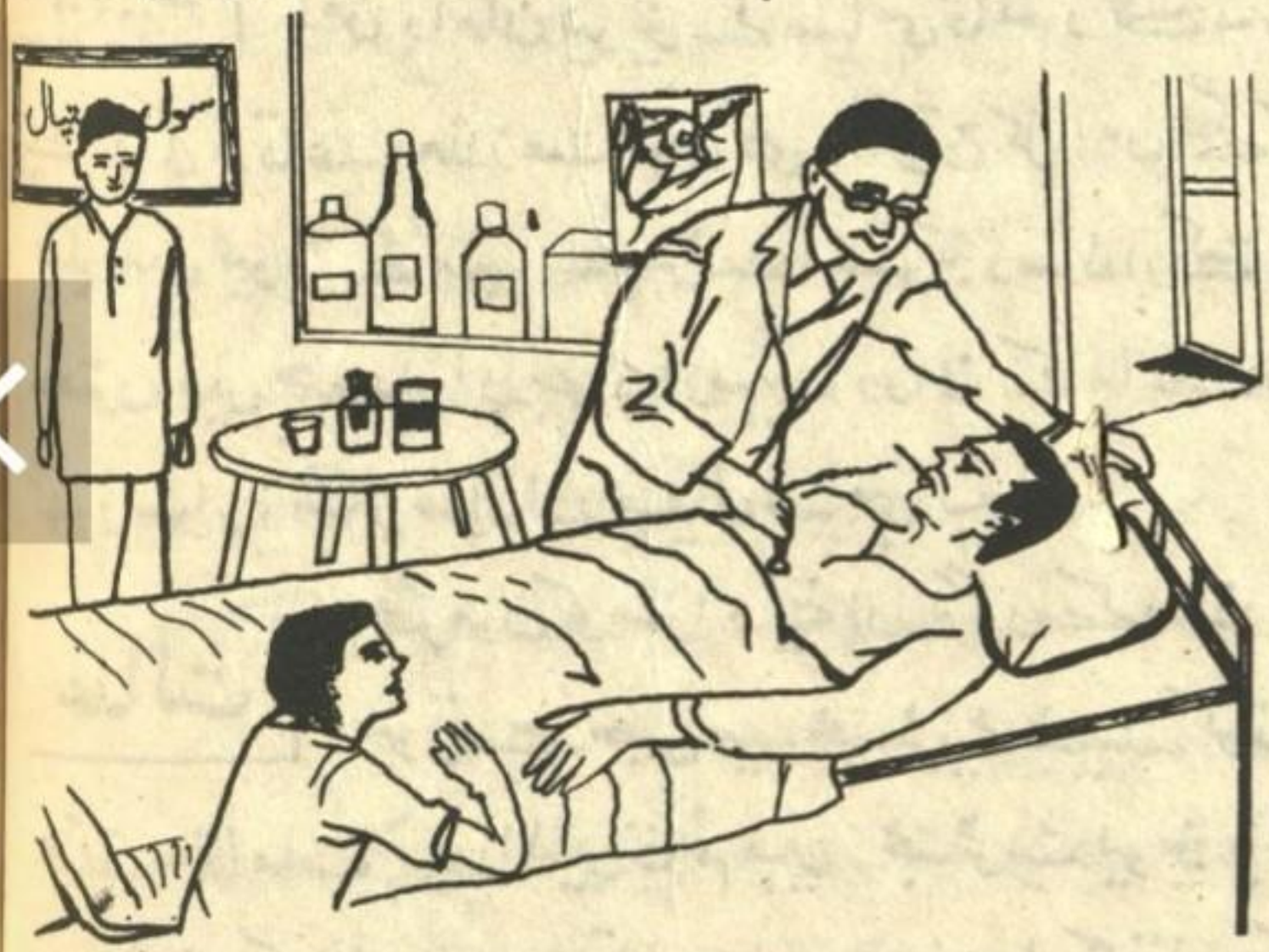

ضلع کا بڑا ہسپتال بھاگ میں ہے۔ اس ہسپتال کی بہت بڑی عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ ضلع میں بڑے ڈاکٹر کو ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کہتے ہیں۔ اس کا دفتر ڈھاڈر میں ہے۔ یہ افسر ضلع میں تمام ہسپتالوں اور سنٹروں کی نگرانی کرتا ہے۔

محکمہ زراعت

ضلع میں فصلوں کی دیکھ بھال، انھیں بیماریوں سے بچانے اور زراعت کو ترقی دینے کے لیے حکومت نے محکمہ زراعت قائم

کو رکھا ہے۔ اس محکمے کے کارکن گاؤں گاؤں جاکر کھیتی باڑی کے کام میں کسانوں کی مدد کرتے ہیں۔

محکمہ تعمیرات

یہ محکمہ ضلع میں سڑکیں اور سرکاری عمارتیں تعمیر کرتا ہے اور ان کی مرمت بھی یہی کراتا ہے۔ اس محکمے کو محکمہ عمارات و شارعات یا "بی اینڈ آر" کہتے ہیں۔

ان محکموں کے علاوہ "محکمہ آبپاشی" ضلع میں نہروں کی دیکھ بھال کرتا ہے، "چھوٹی صنعتوں کا محکمہ" دستکاریوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ "محکمہ پرورش حیوانات" جانوروں کی نسل بڑھانے اور ان کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کا انتظام کرتا ہے۔ "محکمہ جنگلات" جنگلات کی دیکھ بھال اور "محکمہ انسداد ملیریا" ضلع کے لوگوں کو ملیریا سے محفوظ رکھنے کا انتظام کرتا ہے۔

ضلع کونسل

ضلع کے دیہاتی علاقوں میں بسنے والے لوگوں کی خدمت کے لیے ایک ضلع کونسل ہے۔ حکومت نے دیہاتی عوام کی ترقی کے لیے ایک پروگرام شروع کیا ہے۔ اس کو پیپلز ورکس پروگرام کہتے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت ضلع کونسل صحت و صفائی کا انتظام کرتی ہے۔ گاؤں کی چھوٹی چھوٹی سڑکیں بنواتی ہے اور لائق اور ہونہار بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لیے وظیفے دیتی ہے۔ اس محکمے کا ضلع میں سب سے بڑا افسر "اسسٹنٹ ڈائریکٹر" کہلاتا ہے۔

رفاہی ادارے

عام لوگوں کی بھلائی کے لیے جو ادارے قائم کیے جاتے ہیں - انھیں رفاہی ادارے کہتے ہیں۔ ہمارے ضلع میں خاص خاص رفاہی ادارے یہ ہیں۔

۱- اسکول - کالج

۲- ہسپتال

۳ - شفاخانہ حیوانات

۴- بینک

۵ - مسجدیں

اسکول ضلع کچھی کے ہر گاؤں میں پرائمری اسکول قائم کیے گئے ہیں۔ تاکہ کوئی بچہ بھی جاہل نہ رہے۔ بہت سے مڈل اور ہائی اسکول ہیں۔ لڑکیوں

کی تعلیم کے لیے بھی مختلف مقامات پر اسکول ہیں۔

ہسپتال

ضلع کچھی میں مختلف مقامات پر ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم ہیں۔ جہاں حکومت کی طرف سے لوگوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔

شفاخانہ حیوانات

جانوروں کے علاج کے لیے حکومت نے الگ ہسپتال بنائے ہیں، جنہیں شفاخانہ مویشیاں کہا جاتا ہے۔ ہمارے ضلع میں مویشیوں کا بڑا ہسپتال بھاگ میں ہے اور دوسرے بہت سے مقامات پر جانوروں کے علاج کے لیے ڈسپنسریاں ہیں۔

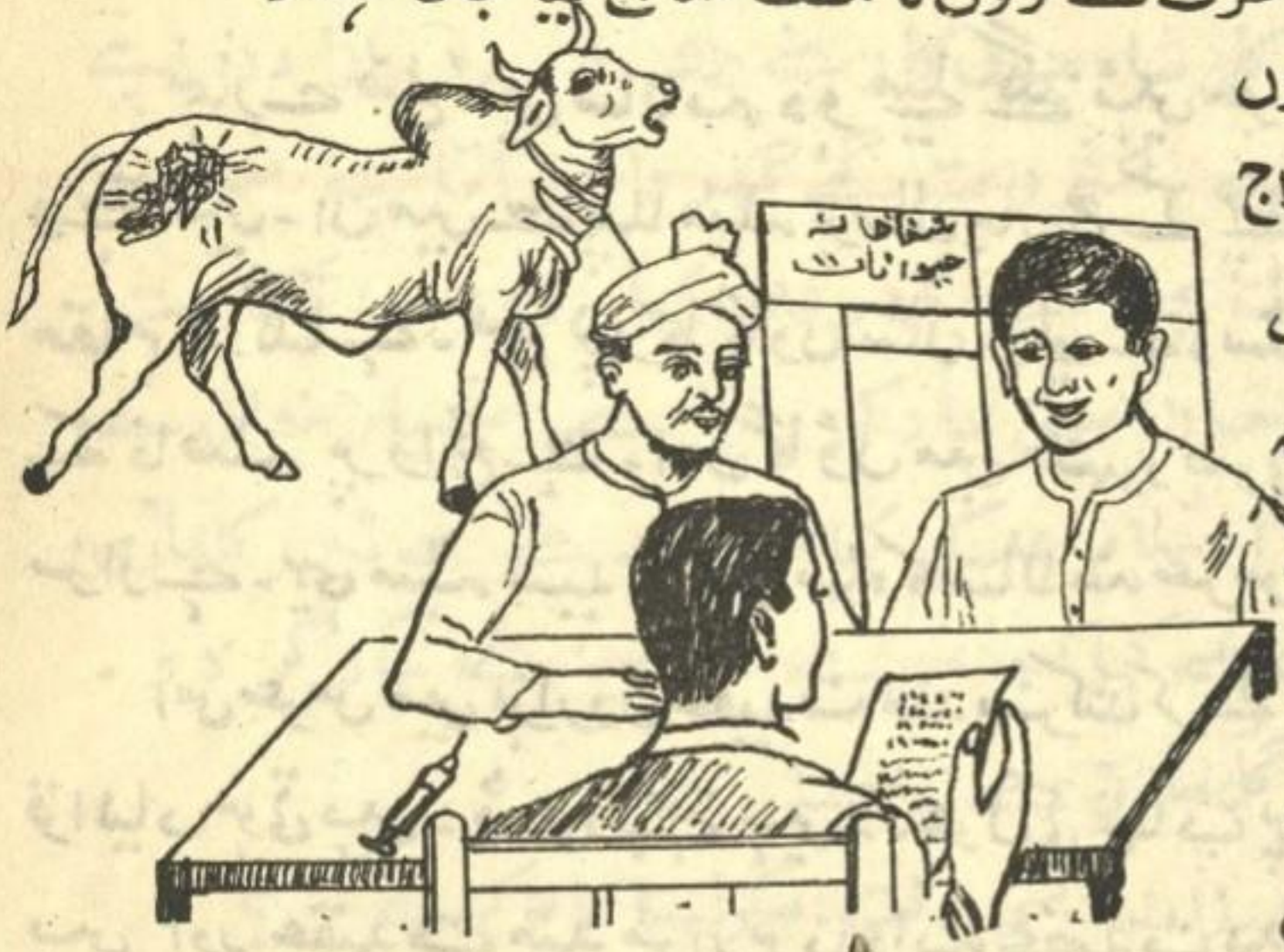

بینک

یہ بھی لوگوں کی بھلائی کے لیے قائم کیے گئے ہیں۔ جہاں رقم اور زیور وغیرہ جمع کرا دیا جاتا ہے، تاکہ چوری سے محفوظ رہے۔ پھر ضرورت کے وقت وہاں سے واپس لیتے ہیں۔ بینک ضرورت کے وقت کھیتی باڑی اور مکانات تعمیر کرنے کے لیے قرضے بھی دیتے ہیں۔ بینکوں سے لوگوں کو بہت سہولت ہو گئی ہے۔

مسجدیں

اسلام کا سب سے بڑا مذہبی ادارہ مسجدیں ہی ہیں۔ جہاں اللہ کی عبادت کے علاوہ لوگوں کی بھلائی کے لیے کام کیے جاتے ہیں۔ مسجدوں میں دینی اور مذہبی مدرسے قائم ہیں جہاں قرآن شریف اور دین کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

ضلع کچھی کے میلے

ہمارے ضلع میں سالانہ دو میلے لگتے ہیں جو تین تین دن تک جاری رہتے ہیں۔ ان میں سے پہلا میلہ ہر سال مارچ کے پہلے ہفتے میں "فتح پور" کے مقام پر لگتا ہے۔ فتح پور کا گاؤں نٹال ریلوے اسٹیشن سے مغرب میں پچاس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس گاؤں میں مشہور صوفی بزرگ سید رکھیل شاہ کا مزار ہے۔ یہی میلہ سید رکھیل شاہ کا سالانہ عرس ہے۔

اس عرس میں ہزاروں عقیدت مند شرکت کرتے ہیں۔ اس موقع پر مزار پر قوالیاں ہوتی ہیں۔ ڈھول بجتے ہیں۔ ڈھول کی تھاپ پر فقیر اور ملنگ دھمال ڈالتے ہیں اور عقیدت مند مزار پر نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

دوسرا میلہ مئی کے آخر میں "ہفت ولی" کے مقام پر لگتا ہے۔ ہفت ولی شوران سے چھ میل دور واقع ہے۔ وہاں سات بزرگوں کے مزار ہیں۔ اسی مناسبت کی وجہ سے اس مقام کو بھی "ہفت ولی" کہا جاتا ہے۔

اس میلے کے دنوں میں شدید گرمی ہوتی ہے۔ مگر عقیدت مند کب کسی مشکل کی پروا کرتے ہیں۔ وہ ہزاروں کی تعداد میں اس میلے میں شرکت کرتے ہیں۔ اس میلے میں بھی ملاکھڑے اور دوسرے دیسی کھیل ہوتے ہیں۔ دکانیں لگائی جاتی ہیں اور خوب رونق ہوتی ہے۔

ٹریفک کے اصول

گُل خان کا والد شہباز خان کلی شاہ جہاں کا رہنے والا ہے۔ وہ سارا دن اپنے کھیت اور باغ میں کام کرتا ہے۔ اکثر رات گئے گھر واپس آتا ہے۔ شہباز خان ایک دن مغرب کی نماز سے بہت پہلے اپنے گھر لوٹ آیا۔ وہ یہ دیکھ بہت خوش ہوا کہ اس کا بیٹا گُل خان سبق یاد کر رہا ہے۔ شہباز خان نے گھر میں داخل ہو کر سب کو السّلام علیکم کہا اور کندھے سے تبر (کلہاڑی) اتارتے ہوئے گُل خان کی ماں سے کہا کہ میرے لیے چائے تیّار کر دو۔ پھر چارپائی پر بیٹھتے ہوئے گُل خان سے پوچھا۔

شہباز خان:۔ گُل بیٹا! کیا تم روزانہ اسی وقت اسکول کا کام کرتے ہو؟

گل خان:۔ جی بابا۔

شہباز خان:۔ شاباش بیٹا! خدا کرے تم خوب تعلیم حاصل کرو۔ بڑے آدمی بنو اور اپنے وطن کی خدمت کرو۔ اچھا بیٹا! یہ تو بتاؤ، اس وقت تم کیا پڑھ رہے ہو؟

گُل خان:۔ بابا! آج ہمارے ماسٹر صاحب نے ٹریفک کے اصول بتائے تھے، وہ یاد کر رہا ہوں۔

شہباز خان:۔ ٹریفک کے اصول، وہ کیا ہوتے ہیں بیٹا؟

گل خان:۔ بابا! وہ راستہ چلنے اور سڑک پار کرنے کے قاعدے ہوتے ہیں۔

شہباز خان:۔ ہمیں بھی تو بتاؤ بیٹا! وہ کیا قاعدے ہیں؟

گل خان:۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے بابا! کہ ہر سواری کو سڑک کے

بائیں طرف چلنا چاہیے۔

شہباز خان:۔ یہ تو مجھے بھی معلوم ہے، اور کیا بتایا ہے؟

گُل خان:۔ ماسٹر صاحب نے دوسری بات یہ بتائی کہ شہروں میں سڑکوں کے دونوں طرف فٹ پاتھ ہوتے ہیں۔ پیدل چلنے والے لوگوں کو ان پر چلنا چاہیے تاکہ سڑک پر چلنے والی سواریاں، موٹر، اسکوٹر اور سائیکلیں وغیرہ انہیں نقصان نہ پہنچا سکیں۔

شہباز خان:۔ مگر گُل بیٹے! میں کوئٹہ جاتا رہتا ہوں، وہاں ہر سڑک کے دونوں طرف فٹ پاتھ نہیں ہیں۔ صرف بڑی بڑی سڑکوں پر فٹ پاتھ ہیں۔ خیر، یہ بات بھی ٹھیک ہے، جہاں فٹ پاتھ ہوں، وہاں فٹ پاتھ ہی پر چلنا چاہیے۔ اور کیا بتایا؟

گُل خان:۔ بہت سی باتیں بتائی ہیں بابا! ساری تو مجھے یاد نہیں ہوئیں۔ میں نے اپنی کاپی پر لکھ رکھی ہیں۔ آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں، سنیئے۔

۱۔ ہمیشہ اپنی بائیں طرف چلنا چاہیے۔

۲۔ پیدل چلتے ہوئے ہمیشہ فٹ پاتھ پر چلنا چاہیے۔ اگر فٹ پاتھ نہ ہو تو دائیں ہاتھ ٹریفک کے سامنے سے چلنا چاہیے۔

۳۔ حفاظتی توجہ کے بغیر فٹ پاتھ سے نیچے نہ اترنا چاہیے۔

۴۔ کسی ایسی جگہ پر نہ تو کھڑا ہونا چاہیے اور نہ رکنا چاہیے، جہاں سے ڈرائیور ہمیں نہ دیکھ سکے۔

۵۔ چلتی ہوئی بس، کار، اسکوٹر یا رکشا سے نہ تو اُترنا چاہیے اور نہ اُن پر چڑھنا چاہیے، بلکہ ان کے ٹھیرنے کا انتظار کرنا چاہیے۔

۶۔ اترتے یا چڑھتے وقت ایک دوسرے کو دھکّا نہ دیا جائے، کیونکہ اس سے خطرناک حادثہ پیش آ سکتا ہے۔

۷۔ سڑک عبور کرتے وقت دائیں بائیں ضرور دیکھ لیا جائے اور اس وقت تک سڑک پار نہ کی جائے، جب تک یہ تسلّی نہ ہو جائے کہ سڑک بالکل صاف ہے۔

۸۔ جس چوک پر بجلی کا سگنل لگا ہوا ہو، وہاں اُس وقت تک سڑک عبور نہ کی جائے جب تک سبز روشنی نہ ہو جائے۔

شہباز خان: تمھارے ماسٹر صاحب نے یہ بھی بتایا تھا کہ سگنل کیا ہوتا ہے؟ اور سبز، سرخ بتیاں چوراہے پر کیوں لگائی جاتی ہیں؟

گُل خان:۔ جی ہاں بابا! ہمارے ماسٹر صاحب نے ہمیں یہ بھی بتایا تھا کہ سگنل کیا چیز ہے اور اس میں کس لیے سرخ، پیلی اور سبز بتّیاں لگائی جاتی ہیں۔

شہباز خان:۔ اچھا بتاؤ جب سُرخ بتّی روشن ہوتی ہے تو اس کا کیا مطلب ہوتا ہے؟

گُل خان:۔ سُرخ بتّی روشن ہونے کا مطلب یہ ہے کہ رُک جاؤ، آگے خطرہ ہے۔

شہباز خان:۔ اچھا پیلی بتّی روشن ہونے کا کیا مطلب ہے؟

گُل خان:۔ اس کا مطلب ہے کہ ہوشیار رہو، تمھیں یا تو آگے بڑھنا ہے یا رُکنا ہے۔

شہباز خان:۔ اچھا اب یہ بتاؤ کہ سبز بتّی روشن ہونے کا مطلب ہے؟

گُل خان :۔ سبز بتّی روشن ہونے کا مطلب یہ ہے کہ راستہ بالکل صاف ہے۔ آگے کوئی خطرہ نہیں، تم آگے جا سکتے ہو۔

شہباز خان :۔ شاباش بیٹا! ٹریفک کے اصول اچھی طرح یاد کر لو۔ اب میں تمہیں سیر کرنے کے لیے تمہارے بھائی کے پاس کوئٹہ بھیج دوں گا۔ مجھے اُمید ہے کہ تم سڑک پر چلتے ہوئے اور سڑک پار کرتے ہوئے ان تمام باتوں کا خیال رکھو گے، جو تمہیں ماسٹر نے بتائی ہیں۔ اچھا اب تم یاد کرو، میں تھوڑی دیر آرام کر لوں۔

حضرت آدم علیہ السّلام

ایک وقت تھا کہ زمین پر کوئی انسان موجود نہ تھا۔ اللہ تعالےٰ نے چاہا کہ زمین پر اپنا خلیفہ یا نائب پیدا کرے، جو زمین کا انتظام چلائے۔ اس نے اپنی قدرت سے سب سے پہلا انسان پیدا کیا۔ اسے مٹی سے بنایا اور اس کا نام آدم رکھا۔ ہم سب حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں اللہ نے حضرت آدمؑ کو علم سکھایا اور علم کی وجہ سے اتنی عزت دی کہ فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ سب حضرت آدمؑ کو سجدہ کریں۔ اللہ کا حکم سن کر سارے فرشتے سجدے میں گر گئے۔ لیکن شیطان نے غرور کی وجہ سے سجدہ نہ کیا۔ وہ بولا "میں مٹی سے بنائے ہوئے انسان کو سجدہ نہیں کروں گا۔ میں اس سے اچھا ہوں"۔ شیطان کا یہ غرور اللہ کو پسند نہ آیا۔ اللہ نے اسے اپنے دربار سے نکال دیا اور وہ ذلیل ہو گیا۔ قیامت تک اس پر پھٹکار پڑتی رہے گی اور قیامت کے دن وہ اور اس کا کہا ماننے والے ذلیل ہو کر دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

پھر اللہ تعالےٰ نے حضرت آدمؑ کو جنت میں رکھا۔ وہ اکیلے تھے، ان کے ساتھ رہنے کے لیے ان کی بیوی کو بھی پیدا کیا گیا۔ ان کا نام حضرت حوّا ہے۔ دونوں جنت میں رہنے لگے۔ جنت میں کھانے کے لیے بہترین پھل اور مزیدار چیزیں تھیں۔ پینے کے لیے ٹھنڈا اور میٹھا پانی تھا۔ اللہ نے حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا سے کہا کہ تم میری جنت میں رہو اور جو چاہو کھاؤ اور پیو۔ لیکن اللہ نے انہیں ایک درخت کا پھل کھانے سے منع کر دیا۔ شیطان نے حضرت آدمؑ سے بدلہ لینے کی ٹھانی۔ اس نے حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا کو یقین دلایا کہ وہ ان کا دوست ہے پھر میٹھی میٹھی باتیں کر کے نہایت چالاکی

سے انہیں اس درخت کا پھل کھانے کے لیے کہا۔ حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا شیطان کے دھوکے میں آگئے اور اس درخت کا پھل کھالیا۔ جب اللہ تعالےٰ اس نافرمانی پر اُن سے ناراض ہوئے تو انہیں احساس ہوا کہ ان سے بہت بڑی غلطی ہوگئی ہے اور اُن کا پیدا کرنے والا اُن سے ناراض ہوگیا ہے۔ یہ سوچتے ہی انھوں نے عاجزی سے اپنی غلطی کی معافی مانگی اور اللہ کے سامنے توبہ کی۔ اللہ نے اُن کی توبہ قبول کر لی اور اُن کی خطا معاف کردی۔ پھر اللہ تعالےٰ نے اُن دونوں کو زمین پر بھیج دیا اور یہ فرمایا کہ یہ زمین تمھارا گھر ہے۔ اس پر رہو، میرا کہا مانو، اچھے اچھے کام کرو اور شیطان کے کہے پر مت چلو۔ جو کوئی شیطان کا کہا مانے گا، دنیا اور آخرت میں ذلیل ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام دنیا کے سب سے پہلے انسان اور سب سے پہلے نبی تھے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد زمین پر پھیلتی رہی۔ انھوں نے اپنی اولاد کو تعلیم دی کہ وہ اللہ تعالےٰ کا حکم مانیں، اُسی کی عبادت کریں۔ اللہ نے ہمیں پیدا کیا، روزی دی، صحت دی، علم دیا اور ہر طرح کی نعمتوں سے نوازا، اس لیے اسی کے حکموں پر چلنا چاہیے۔ شیطان تمھارا دشمن ہے، اس کے دھوکے میں نہ آنا، بُرے کاموں سے بچنا۔ جب تک تم اس پر عمل کرتے رہو گے، امن چین سے رہو گے۔ دنیا میں بھی کامیاب ہوگے۔ اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالےٰ اپنے کرم اور مہربانی سے نوازے گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام

دنیا میں آکر آدمی اللہ کو بھول جاتا ہے۔ ان کی ہدایت کے لیے اللہ نے بار بار اپنے رسول بھیجے۔ ان رسولوں نے انسانوں کو سیدھا راستہ دکھایا اور بُرے کاموں سے منع کیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اللہ کے ایک رسول تھے۔ وہ عراق کے جس خاندان میں پیدا ہوئے اس خاندان کے لوگ اپنے ہاتھوں سے پتھر کی مورتیاں بناتے اور ان کی پوجا کرتے تھے۔ اس طرح انھوں نے ایک خدا کو چھوڑ کر بہت سے خدا بنا لیے تھے۔ وہی کیا سارے کا سارا ملک ہی اللہ کو بھول کر پتھر کے بتوں اور چاند تاروں کی پوجا کرتا تھا۔

حضرت ابراہیمؑ کو اللہ نے سیدھا راستہ دکھایا اور انھیں اپنا پیغمبر بنایا۔ آپ نے اپنے والد سے کہا، ابّا جان! آپ ان بتوں کی پوجا کیوں کرتے ہیں، جو نہ سُن سکتے ہیں، نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ آپ کو کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں؟۔ اباجان! اللہ نے مجھے علم دیا ہے۔ اگر آپ میرا کہا مانیں تو میں آپ کو سیدھا راستہ بتاؤں۔ حضرت ابراہیمؑ کے والد نے یہ نئی بات سن کر بہت ناراضگی ظاہر کی اور کہا، اچھا، تو ہمارے خداؤں سے بالکل پھر گیا ہے۔ دیکھ اگر تو باز نہ آیا تو تجھے اتنے پتھر ماروں گا کہ تو ہلاک ہو جائے گا، آپ کو اپنے والد کی یہ باتیں سُن کر بہت دُکھ ہوا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بستی کے دوسرے لوگوں کو بھی سیدھے راستے کی طرف بلایا، مگر وہ لوگ ایک خُدا پر ایمان نہ لائے اور بتوں کی پوجا کرتے رہے۔

ایک دن ایسا ہوا کہ بستی کے سب لوگ میلہ دیکھنے بستی سے باہر چلے گئے

حضرت ابراہیمؑ نے بت خانے میں جاکر سارے بُت توڑ ڈالے، صرف بڑے بت کو چھوڑ دیا۔ جب وہ لوگ میلے سے واپس آئے اور اپنے بُتوں کو ٹوٹا ہوا دیکھا تو بہت ناراض ہوئے، انھوں نے سوچا کہ ہو نہ ہو، یہ اُسی نوجوان کا کام ہے، جو بتوں کو بُرا کہتا ہے اور جس کا نام ابراہیم ہے۔ انھوں نے حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا، ہمارے بتوں کے ساتھ یہ بُرا سلوک تم نے کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا۔ بڑے بُت سے پوچھو، شاید کچھ بتا سکے، اگر وہ بولتا ہوگا تو سب کچھ بتا دے گا۔ انھوں نے کہا کہ یہ بُت تو بات نہیں کرسکتا۔ اس پر آپ نے فرمایا، "ذرا سوچو کہ تم ایک خدا کو چھوڑ کر ان بُتوں کی پُوجا کرتے ہو، جو نہ بات کرسکتے ہیں اور نہ تمھیں کوئی نفع، نقصان پہنچا سکتے ہیں"۔ یہ سُننا تھا کہ سارے غصّہ سے آگ بگولا ہو گئے۔ بادشاہ سے اس بات کی شکایت کی اور پھر سب نے فیصلہ کیا کہ ابراہیمؑ کو آگ میں ڈال دیا جائے۔ ایک بہت بڑی آگ روشن کی گئی اور حضرت ابراہیمؑ کو اُس آگ میں ڈال دیا گیا۔ مگر "جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے" اللہ کے حُکم سے آگ ٹھنڈی ہو گئی اور حضرت ابراہیمؑ کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کے حکم کے مطابق یہ ملک چھوڑ دیا اور شام کے ملک میں جاکر اللہ کا پیغام سنایا۔

آپ نے اللہ کے حکم کے مطابق اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ کو ملک عرب کے اس مقام پر لاکر بسایا، جہاں اب شہر "مکّہ" واقع ہے۔ جب حضرت اسماعیلؑ بڑے ہو گئے تو حضرت ابراہیمؑ کو اللہ کی طرف سے حکم مِلا کہ وہ اپنے بیٹے کو اللہ کی راہ میں قربان کردیں۔ انھوں نے اپنے پیارے بیٹے اسماعیلؑ کو بلا کر کہا کہ اللہ چاہتا ہے کہ میں تمھیں اسکی راہ میں قربان کردوں۔ تم کیا کہتے ہو؟ بیٹے نے جواب دیا "ابّا جان! آپ کو جو حکم ملا ہے، اس کی تعمیل کیجئے، آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے"۔ جب اللہ کے یہ دونوں فرمانبردار بندے اللہ کے حکم کے سامنے جھک گئے اور

حضرت ابراہیمؑ نے بیٹے کو اللہ کے نام پر قربان کرنے کے لیے لٹایا تو ظاہر ہو گیا کہ دونوں کو اللہ کا حکم پیارا ہے۔ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کی یہ قربانی قبول کر لی اور بیٹے کی جگہ جانور قربان کرنے کا حکم دیا۔ تمام مسلمان بقر عید پر حضرت اسماعیلؑ کی اس سُنّت پر عمل کرتے ہیں اور جانور قربان کرتے ہیں، تاکہ یہ بات یاد رہے کہ ہماری جان اور ہمارا مال سب اللہ کا ہے۔

اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے اللہ کے حکم سے مکّے میں اللہ کا گھر تعمیر کیا، جسے "کعبہ" کہتے ہیں۔ اسی طرف منہ کر کے دنیا کے تمام مسلمان نماز پڑھتے ہیں اور وہیں حج کرنے جاتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی تھی کہ اُن کی نسل میں ایک بہت بلند مرتبہ والا نبی پیدا ہو، جو لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچائے۔ اللہ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم آپ کی نسل میں پیدا ہوئے۔

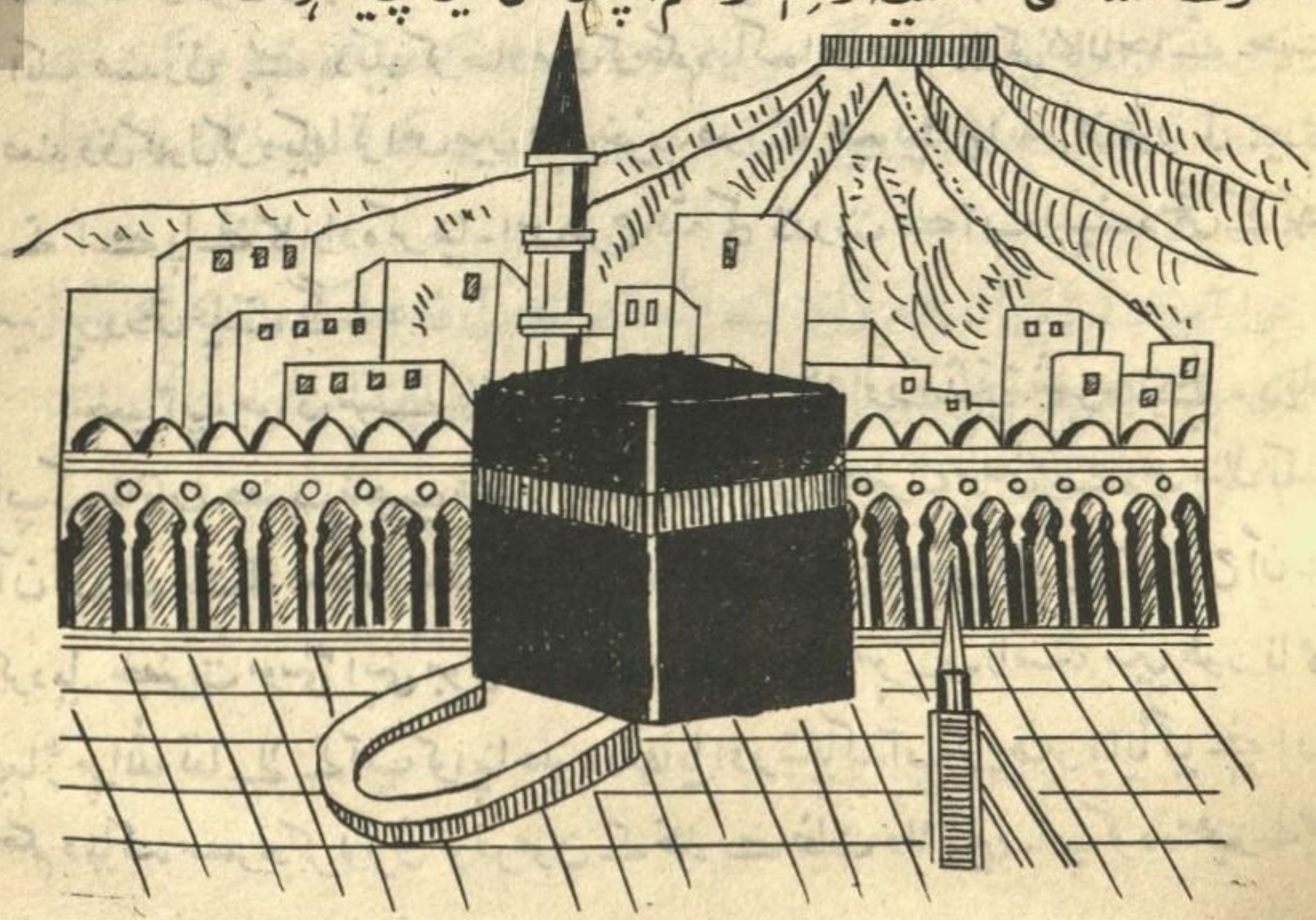

حضرت موسیٰ علیہ السّلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان "بنی اسرائیل" بہت مدت سے مصر میں رہتا تھا۔ اس زمانے میں مصر کا بادشاہ فرعون کہلاتا تھا۔ یہ فرعون بنی اسرائیل پر طرح طرح کے ظلم کرتا تھا۔ اُس نے حکم دے رکھا تھا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو، اسے قتل کر دیا جائے۔ اسی زمانے میں حضرت موسیٰؑ، عمران کے گھر میں پیدا ہوئے۔ حضرت موسیٰؑ کی والدہ نے آپ کو فرعون کے حکم سے بچانے کے لیے ایک صندوق میں بند کر کے دریائے نیل میں بہا دیا۔ خدا کی قدرت کہ یہ صندوق تیرتا ہوا فرعون کے محل کے قریب جا پہنچا۔ اس وقت فرعون کی بیوی حضرت آسیہ اپنے محل سے دریا کا نظّارہ کر رہی تھیں۔ انہوں نے پانی پر ایک صندوق بہتے دیکھ کر خادموں کو حکم دیا کہ اس صندوق کو نکالا جائے۔ جب صندوق کھول کر دیکھا تو اس میں ایک خوب صورت بچہ لیٹا ہوا تھا۔ فرعون کی بیوی نے اسے پالنے کا ارادہ کر لیا۔ اس طرح اللہ کی قدرت سے آپ اپنے دشمن کے گھر میں پرورش پانے لگے۔

جب آپ جوان ہوئے تو آپ کو گھر سے نکلنا پڑا اور مَدْیَنْ شہر جا پہنچے۔ وہاں آپ کی ملاقات حضرت شعیب علیہ السّلام سے ہوئی۔ حضرت موسیٰؑ نے دس سال تک اُن کی خدمت کی۔ حضرت شعیبؑ نے خدمت سے خوش ہو کر اپنی بیٹی کا نکاح اُن سے کر دیا۔ حضرت موسیٰؑ اپنی بیوی کو لے کر مصر روانہ ہوئے۔ راستہ میں طور نامی پہاڑ پر اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنا جلوہ دکھایا اور بتایا کہ آپ کو پیغمبر بنایا گیا ہے اور حکم دیا کہ مصر جا کر لوگوں کو فرعون کے ظلم سے نجات دلائیں۔ آپ کو دو معجزے بھی

دیے گئے، جن میں سے ایک تو یہ تھا کہ جب آپ اپنا ہاتھ بغل کے نیچے رکھ کر نکالتے تو وہ سورج کی طرح چمکنے لگتا اور دوسرا یہ کہ جب اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دیتے تو وہ ایک بڑے سانپ کی شکل اختیار کر لیتی۔

آپ اللہ کے حکم کے مطابق فرعون کے دربار میں پہنچے اور اُس سے فرمایا کہ وہ ایک خدا پر ایمان لائے اور بنی اسرائیل پر ظلم بند کر دے۔ لیکن فرعون ایمان نہ لایا۔ اس نے اپنی مدد کے لیے مصر کے بڑے بڑے جادوگروں کو بلایا۔ لیکن آپ نے اُنھیں اللہ کے دیے ہوئے معجزوں سے شکست دی اور وہ سب جادوگر آپ پر ایمان لے آئے۔ اس کے بعد فرعون نے آپ کو اور آپ کی قوم بنی اسرائیل کو تباہ کرنے اور مٹانے کا ارادہ کیا۔ اس پر آپ اللہ کے حکم سے اپنی قوم کو لے کر مصر سے نکل گئے۔ فرعون نے اپنی فوج کو ساتھ لے کر آپ کا پیچھا کیا۔ راستے میں دریائے نیل تھا۔ حضرت موسیٰؑ نے پانی پر اپنی لاٹھی ماری تو اللہ کے حکم سے درمیان میں راستہ بن گیا اور آپ اپنی قوم کو لے کر دریا پار کر گئے۔ مگر جب فرعون اور اس کے ساتھی دریا پار کر رہے تھے تو اللہ کے حکم سے پانی آپس میں مل گیا۔ فرعون اور اس کے تمام ساتھی دریائے نیل میں ڈوب گئے۔

بچو! آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں نے اللہ کے پیغام کی مخالفت کی، ان کا انجام کتنا دردناک ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے جو کتاب اتاری تھی، اس کا نام "تورات" ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ملک شام کے ایک شہر بیت المقدس میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ حضرت مریم تھیں، جو ایک بہت ہی نیک خاتون تھیں۔ قرآن شریف میں کئی جگہ ان کا ذکر آیا ہے اور ان کی بہت تعریف کی گئی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو جب اللہ کی طرف سے پیغمبر بنایا گیا اور اپنی قوم کو سیدھا راستہ دکھانے کا حکم دیا گیا اس وقت اُن کی قوم میں بہت سی خرابیاں پھیلی ہوئی تھیں، وہ خُدا کے پیغام کو بھول چکے تھے۔ ایک دوسرے پر ظلم کرتے تھے، یہاں تک کہ خُدا کے پیغمبروں کو بھی قتل کر دیتے تھے۔ آپ نے اپنی قوم سے فرمایا "میں خُدا کا رسول ہوں۔ خُدا کی طرف سے تمہارے لیے ہدایت کا پیغام لایا ہوں۔ خُدا نے مجھ پر اپنی کتاب "انجیل" نازل کی ہے۔ یہ کتاب حق اور باطل میں فیصلہ کر دے گی۔ تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ تم خُدا کے حضور میں جُھک جاؤ اور اُس کی نافرمانی نہ کرو۔ یہی سلامتی کا راستہ ہے۔"

اللہ تعالےٰ نے آپ کو چار معجزے عطا کیے، جن کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔ ایک تو یہ کہ آپ اللہ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرتے تھے۔ دوسرے یہ کہ اندھوں کو بینائی عطا کرتے تھے۔ تیسرے یہ کہ معذور لوگوں کو تندرست کر دیتے تھے اور چوتھے یہ کہ آپ مٹی کے بے جان پرندوں میں جان ڈال دیتے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی تعلیم یہ تھی۔ خدا ایک ہے اُسی کی عبادت کرو۔ اچھے کام کرو۔ کسی پر ظلم اور زیادتی نہ کرو۔ لوگوں کی غلطیوں کو معاف کر دو۔ میرے بعد آخری نبی محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لائیں گے۔ لیکن وہ قوم

اتنی بگڑ چکی تھی کہ اُن پر آپ کی سادہ اور اچھی تعلیم کا کچھ اثر نہ ہوا، بلکہ وہ آپ کی مخالفت کرنے لگے۔ مگر کچھ اللہ کے بندے ایسے بھی تھے جو آپ پر ایمان لائے۔ ان لوگوں نے ہر تکلیف میں آپ کا ساتھ دیا، جو لوگ آپ کے مخالف تھے انھوں نے حاکم وقت سے آپ کی شکایت کی۔ حاکم آپ کو قتل کرنے کے لیے تیّار ہو گیا اور گرفتار کرنے کے لیے آدمی بھیجے۔ اللہ تعالےٰ نے حاکم کی یہ خواہش پوری نہ ہونے دی اور آپ کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اللہ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی، اس کا نام "انجیل" ہے۔

نبی آخرالزمان

حضرت محمّد

صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں۔ آپؐ کی آمد کی خوش خبری اللہ کے تمام نبی دیتے رہے ہیں۔ آپؐ ۱۲ ربیع الاوّل مطابق ۲۰۔ اپریل ۵۷۱ء عرب کے مشہور شہر مکّہ میں حضرت آمنہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ حضورؐ کے والد حضرت عبدُ اللہ آپ کی پیدائش سے کچھ عرصہ پہلے وفات پا چکے تھے۔ آپ کے دادا عبدالمطّلب نے جو خانہ کعبہ کے متوّلی تھے، پوتے کی ولادت کی خبر سنی تو آپ کا نام محمّد (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) رکھا۔ عرب کے دستُور کے مطابق حضور کا بچپن ایک خوش نصیب خاتون "حلیمہ سعدیہ" کے گھر میں گزرا۔

جب آپؐ کی عمر مبارک چھ سال ہوئی تو آپ کی والدہ محترمہ بھی وفات پاگئیں۔ اب حضورؐ کے دادا عبدالمطّلب آپ کی پرورش کرنے لگے، لیکن ابھی آپ آٹھ سال کے تھے کہ دادا بھی وفات پا گئے۔ اس بعد آپ کی پرورش آپ کے چچا ابوطالب نے کی اور آپ کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھا۔ جوان ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ سارا عرب بُت پرستی میں مبتلا تھا۔ اللہ کے گھر خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بُت رکھے ہوئے تھے۔ ساری قوم

برائیوں میں پھنسی ہوئی تھی، لوٹ مار، چوری، جُوا، قتل اور شراب نوشی عام تھی، اس دور میں بھی آپؐ اتنے بلند اخلاق کے مالک تھے کہ لوگ آپؐ کو صادق (سچّا) اور امین (امانت دار) کے ناموں سے پکارتے تھے۔ اسی دیانت داری اور سچائی کی وجہ سے مکّے کی ایک دولت مند اور نیک خاتون حضرت خدیجہؓ نے آپ کو نکاح کا پیغام بھیجا، جو اپنے بزرگ چچا ابو طالب کے مشورہ سے آپؐ نے منظور کر لیا۔ شادی کے وقت آپ کی عمر ۲۵ سال اور حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس (۴۰) سال تھی۔

آپؐ کو بُت پرستی سے شروع ہی سے نفرت تھی۔ لوگوں کے بُرے اخلاق کو دیکھ کر آپؐ کو صدمہ ہوتا تھا اور آپ سوچتے رہتے تھے کہ ان لوگوں کو برائیوں سے کیسے روکا جائے۔ آپ اسی سوچ میں مکّے کے قریب "غارِ حرا" میں چلے جاتے اور وہاں تنہائی میں سوچتے رہتے۔ جب حضورؐ کی عمر چالیس سال کی ہوئی تو اسی غار میں اللہ کا ایک فرشتہ جبرائیل اللہ کا پیغام لے کر آیا اور آپؐ کو بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے دُنیا کے تمام انسانوں کو سلامتی کا راستہ دکھانے کے لیے آپ کو اپنا پیغمبر بنایا ہے۔ کچھ عرصے کے بعد آپؐ کو اللہ کی طرف سے حُکم ملا کہ آپ لوگوں کو سیدھے اور سچّے راستہ کی طرف بُلائیں۔ عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ ایمان لائیں۔ مردوں میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے، بچوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور غلاموں میں حضرت زیدؓ نے اسلام قبول کیا۔

ایک دن آپؐ نے "صفا" پہاڑی پر چڑھ کر مکّے کے لوگوں کو پکارا اور خُدا کا پیغام سنایا۔ یہ سنتے ہی مکّے کے لوگ آپؐ کے مخالف ہو گئے۔ جو لوگ اسلام قبول کرتے مکّے کے کافر انہیں سخت تکلیفیں پہنچاتے، تپتی ہوئی ریت

اور انگاروں پر لٹاتے، کوڑوں سے مارتے اور کئی کئی دن تک بھوکا، پیاسا رکھتے۔ حضورؐ پر طرح طرح کے ظلم کیے گئے۔ لیکن آنحضرتؐ اور آپ پر ایمان لانے والے بڑے صبر سے تمام تکلیفیں برداشت کرتے رہے اور لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف بلاتے رہے، جس کے نتیجے میں مکّے کے لوگ اسلام قبول کرنے لگے۔ اسی زمانے میں مدینہ کے کچھ لوگوں نے اسلام قبول کر لیا اور حضورؐ سے عرض کیا کہ آپ مدینے تشریف لے چلیں۔ آپؐ نے اپنے ساتھیوں کو اجازت دے دی کہ وہ مدینے چلے جائیں۔ اسے "ہجرت" کہتے ہیں۔

مکّے کے کافروں نے جب دیکھا کہ اسلام روز بروز پھیلتا جا رہا ہے اور عرب کے دوسرے شہروں میں بھی لوگ اسلام قبول کرنے لگے ہیں تو انھوں نے یہ فیصلہ کیا کہ حضورؐ کو قتل کر دیا جائے۔ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو کافروں کے ارادے کی خبر دے دی اور حکم دیا کہ آپ بھی ہجرت کر کے مدینہ چلے جائیں۔ آپؐ کے پاس مکّے کے کافروں کی بہت سی امانتیں رکھی ہوئی تھیں۔ آپؐ نے ساری امانتیں حضرت علیؓ کے سپرد کیں اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ مدینے کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب وہاں پہنچے تو مدینے کے لوگوں نے بہت خوشیاں منائیں۔ مدینے پہنچ کر آپؐ نے سب سے پہلے مسجد تعمیر کی اور مکّے سے آئے ہوئے مسلمانوں اور مدینے کے مسلمانوں میں بھائی چارہ قائم کیا۔ مکّے کے کافروں نے اسلام اور مسلمانوں کو ختم کرنے کے لیے مدینہ پر کئی حملے کیے اور مسلمانوں کی کافروں سے کئی لڑائیاں ہوئیں، جن میں جنگ بدر، جنگ اُحد اور جنگ خندق بہت مشہور ہیں۔ ان جنگوں میں مسلمانوں نے بڑی بہادری سے کافروں کا مقابلہ کیا۔ آخر کار ہجرت کے آٹھویں سال

آپؐ نے مکّہ فتح کر لیا اور اپنے اُن تمام دشمنوں کو معاف کر دیا، جنھوں نے آپؐ کو اور آپ کے ساتھیوں کو تکلیفیں پہنچا کر وطن چھوڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔ فتح مکّہ کے بعد سارا عرب مسلمان ہو گیا۔

ہجرت کے دسویں سال آپ نے خانۂ کعبہ کا حج ادا کیا اور اس موقع پر جب کہ ایک لاکھ سے زیادہ مسلمان جمع تھے آپ نے اُنھیں بہت ضروری باتیں بتائیں، جن میں سے چند یہ ہیں۔

تمام انسان اللہ کے نزدیک برابر ہیں۔ کسی گورے کو کالے پر یا کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ امیر اور غریب سب برابر ہیں۔ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ مسلمانوں میں وہی سب سے زیادہ عزت والا ہے، جو اللہ کا سب سے زیادہ فرمانبردار ہے۔ مسلمانوں کی جان، مال اور عزت دوسرے مسلمانوں کی نگاہ میں خانۂ کعبہ کی طرح عزت کے قابل ہونی چاہیئے۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور نہ ہی کوئی کتاب آئے گی۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ قرآن شریف کے حکموں پر عمل کریں۔ عورتوں اور غلاموں سے اچھا سلوک کیا جائے۔

ہمارے پیارے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو بچوں سے بہت محبت تھی۔ جب آپؐ کسی گلی کوچے سے گزرتے تو بچے آپ کا دامن پکڑ لیتے، آپ انھیں پیار کرتے۔ آپؐ اپنے نواسوں حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کو اپنے کندھوں پر اُٹھا لیتے تھے۔ آپؐ چھوٹوں کو بڑوں کی عزت کرنے کا اور بڑوں کو چھوٹوں سے پیار کرنے کا حکم دیتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجا اور رحمتہٌ لِلعالمین کہا۔

آپؐ نے ترسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپؐ کا روضۂ مبارک مدینہ منوّرہ میں ہے۔

صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

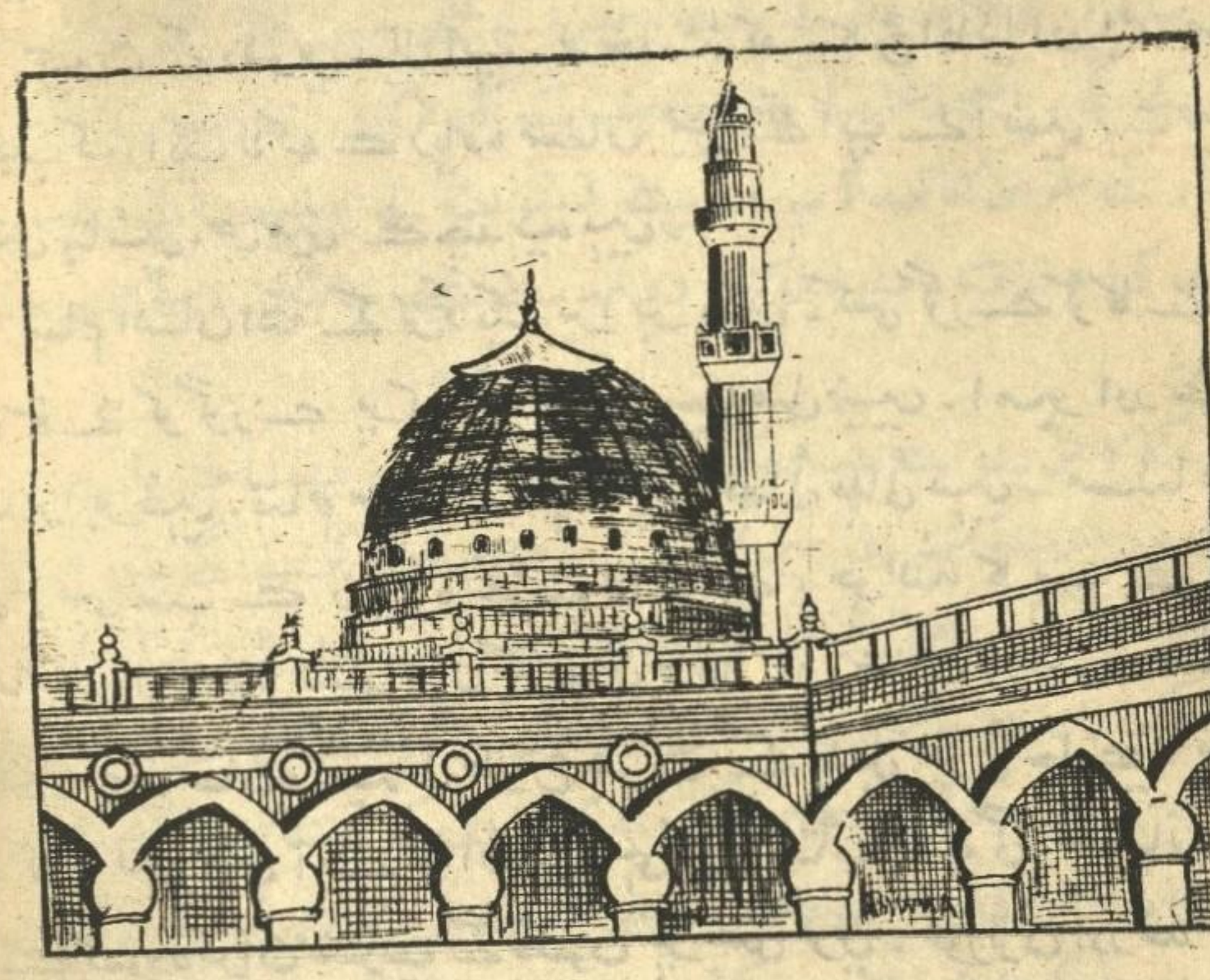

جملہ حقوق بحق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ محفوظ ہیں۔

تیار کردہ :- بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ و منظور شدہ
محکمۂ تعلیم حکومت بلوچستان بطور واحد نصابی کتاب برائے
مدارس ضلع کچھی

نوٹیفکیشن نمبر :- 70 - 8068 / EII - 14-12/72 مورخہ 29-9-75
قومی کمیٹی برائے جائزہ کتب نصاب کی تصحیح شدہ۔

قومی ترانہ

پاک سَرزمین شاد بَاد　　کشورِ حَسین شاد بَاد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان　　اَرضِ پاکِستان
مَرکزِ یقین، شاد باد

پاک سرزمین کا نِظام　　قوّتِ اخوّتِ عوام
قوم، مُلک، سَلطنت　　پائندہ تابِند باد
شاد باد مَنزلِ مراد

پرچمِ ستارہ و ہِلال　　رَہبرِ تَرقّی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال　　جانِ اِستقبال
سایۂ خُدائے ذوالجَلال

کوڈ نمبر B.S-III (Karachi)/26　　سیریل نمبر 575

تاریخ اشاعت	تعداد	ایڈیشن	قیمت
جنوری 1983ء	1500	اوّل	3.68